ماہنامہ
تحریکِ جدید ربوہ

سالانہ نمبر

THE FIRST MOSQUE IN SWEDEN

The Nasir Mosque, Gotteberg, was inaugurated by Hazrat Khalifatul Masih III on Friday, The 20th August 1976. Some 600 delegates from Europe, Asia and Indonesian Archipelago participated in the ceremony. It is the seventh Ahmadiyya Mosque in Europe.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

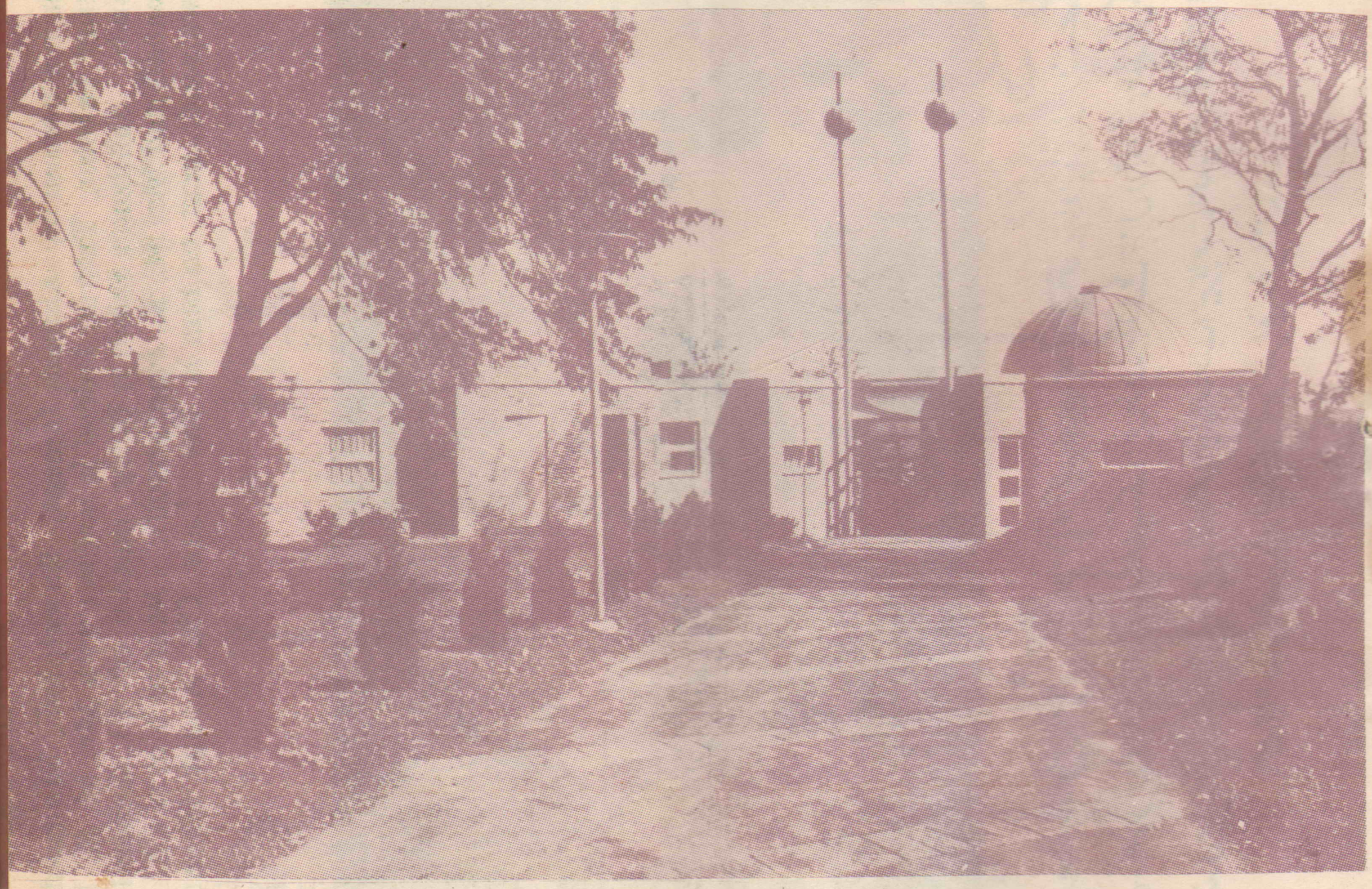

سویڈن میں پہلی مسجد: مسجد ناصر گوٹے برگ جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بروز جمعہ تاریخ ۲۰ اگست ۱۹۷۶ء کو کیا۔ رسمِ افتتاح میں یورپ ایشیا اور جزائر انڈونیشیا سے چھ صد نمائندے شریک ہوئے۔ یورپ میں یہ ساتویں احمدیہ مسجد ہے۔

12
1976

فتح ۱۳۵۵ ھش دسمبر ۱۹۷۶ء

ایڈیٹر
نورالدین منیر

During a reception given in his honour by Ahmadi Jamaat, Rawalpindi, Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad, Vakil-i-Aala, Vakilut Tabshir, Tahriki Jadeed is talking with Mr. M. K. Naqshbandi, Chief Reporter. A.P.P. Rawalpindi. Sahibzada Sahib is in the middle of Lt. General (Retd) Abdul Ali Malik, Amir Jamaat Islamabad and Mr. M. K. Naqshbandi. Next to him is Ch. Ahmad Jan Sahib, Ameer Jamaat,district Rawalpindi, next to him is the Late Ch. Abdul Ghani Rushdi, ex-Amir Jamaat, Rawalpindi.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر و وکیل الاعلیٰ تحریکِ جدید۔ جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ تقریب میں عہدیداران واحباب سے باتیں کر رہے ہیں۔ تصویر میں محترم صاحبزادہ صاحب کے دائیں طرف لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد۔ اور بائیں طرف مسٹر ایم کے نقشبندی چیف رپورٹر اے۔ پی پی۔ چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی اور مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب رشدی (مرحوم) امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی شہر تشریف فرما ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

فتح ۱۳۵۵ھش

(دسمبر ۱۹۷۶ء)

سالنامہ

مدیرِ اعلیٰ :-

نورالدین منیر ایم۔اے

ادارہ تحریر :-

بشارت احمد بشیر ایم۔اے

محمد شفیق قیصر

بدلِ اشتراک :-

پاکستان :- پانچ روپے

سالنامہ :- دو روپے

ترتیب

- تحریکِ جدید کا سالِ نو — صـ۲
- نعت شاہِ دو جہاںؐ — صـ۴
- محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی راولپنڈی میں تشریف آوری۔ — صـ۵
- نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم — صـ۹
- مسجد فضلِ عمر ڈیٹن (اوہایو۔ امریکہ) — صـ۱۳
- انڈونیشیا میں تبلیغِ اسلام کے واقعات — صـ۱۷
- وَسِّعْ مَكَانَكَ — صـ۲۳
- نظمیں — صـ۲۷ تا ۳۶
- کاروانِ اسلام — صـ۳۷
- تبصرہ — صـ۴۳

پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سیّد عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاترِ تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر :- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶

کتابت :- حمید الدین

نوٹ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۲ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱۲

فتح ۱۳۵۵ھ ش

(دسمبر ۱۹۷۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور الدین منیر ایم۔اے

تحریکِ جدید کا سالِ نو

چندہ تحریکِ جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اس کے آغاز کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۶ء میں فرمایا۔ مسجد اقصیٰ میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے احبابِ جماعت کو تحریک فرمائی کہ:۔

"وہ اپنی قربانیوں اور جدّوجہد کو اپنی انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں اور اس امر پر کامل یقین رکھیں کہ دُنیا خواہ اپنا پورا زور لگالے مگر وہ خدائی ارادوں اور منصوبوں کو ہرگز ناکام نہیں بنا سکتی"۔

تحریکِ جدید کے عظیم ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ:۔

"بیرونی ممالک میں اِس الٰہی تحریک کے نتیجہ میں بلاشُبہ لاکھوں لوگوں نے حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کی توفیق پائی ہے لیکن ابھی دُنیا کی ایک کثیر آبادی ایسی ہے جسے ہم نے اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ بظاہر یہ بڑا مشکل کام ہے مگر ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ کام ہمارے ذریعہ سے ہی

ہونا ہے اور ہونا بھی ہے تھوڑے سے عرصہ میں کیونکہ آئندہ صدی ہمارے ایمان کے مطابق غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر ہم اپنی ذمّہ داریوں کو نبھائیں گے اور اپنی استعداد کے مطابق اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں گے تو پھر جو کمی رہ جائے گی اُسے وہ خود پُورا کر دے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کا ہر نیا سال ہمیں اس دَور کی یاد دلاتا ہے جب احمدیت کو ایک بہت بڑا ابتلاء درپیش تھا۔ یُوں تو اِس خدائی جماعت کو اس کی پیدائش کے وقت سے ہی بڑے بڑے طوفانوں کا سامنا رہا ہے (یہ دَور ابھی تک چل رہا ہے) اور اِس کے مخالف ہمیشہ ہی اسے مٹانے کی کوشش کرتے رہے ہیں مگر ۱۹۳۴ء میں یہ مخالفت اپنی تُندی اور تیزی میں سیلِ رواں کا رنگ اختیار کر گئی تھی۔ اس طوفان کے پیچھے بڑے بڑے صاحبِ اقتدار لوگ احرار کی پُشت پناہی کر رہے تھے اور ان کے دم دلاسہ میں آکر احرار نے وہ وہ بڑے بول بولے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ یہاں تک کہہ گئے کہ "قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دیں گے"، مطلب یہ کہ احمدیت کو نیست و نابُود کرنے کی ٹھن چکی تھی۔

لیکن احرار کے یہ سب بلند بانگ دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے اور حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں احمدیت نے تائیدِ الٰہی کے وہ نظارے دیکھے جنہیں رہتی دُنیا تک تاریخِ اسلام میں دوام حاصل رہے گا۔

تحریکِ جدید اسی طوفان میں پیدا ہوئی۔ یہ پودا حضرت مصلح موعودؓ نے لگایا اور پھر اس طور پر اس کی آبیاری کی کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ پُودا ساری دُنیا پر محیط ہو گیا۔ تحریکِ جدید کی غرض و غایت دُنیا بھر میں تبلیغِ اسلام کے مشن قائم کرنا تھی اور یہ غرض نہایت آب و تاب سے پوری ہوئی۔

تحریکِ جدید نے جب جنم لیا اُس وقت ہندو پاکستان سے باہر ہمارے مشن آٹے میں نمک کی حیثیت بھی نہ رکھتے تھے۔ ایک مشن انگلستان میں تھا ایک امریکہ میں چند افریقہ میں اور خال خال بعض اَور علاقوں میں لیکن حضرت مصلح موعودؓ کی قیادت میں ہی تحریکِ جدید کے ذریعہ ایسے مشنوں کا ایک وسیع جال بچھ چکا تھا اور اب بھی خوب تیزی سے نئے مشن قائم ہو رہے ہیں۔ اب افریقہ میں متعدد مشن قائم ہیں اور غانا، نائیجیریا، سیرالیون وغیرہ میں تو لاکھوں کی جماعت ہے۔ تنزانیہ اور کینیا میں بھی کثرت سے جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور کئی مشن ہیں یورپ اور امریکہ میں بھی کثرت سے نئے مشن کھولے جا چکے ہیں۔

غرضیکہ احرار کا تو یہ دعویٰ تھا کہ وہ جماعت کو ملیامیٹ کر دیں گے لیکن ہوا یہ کہ جماعت پہلے کی نسبت بہت وسعت اختیار کر گئی۔ اگر یہ تائیدِ الٰہی نہیں ہے تو انکار کرنے والے بتائیں کہ پھر تائیدِ الٰہی کیا ہوتی ہے؟

اب نئے سال کا آغاز ہؤا ہے۔ تحریکِ جدید کا یہ تینتالیسواں سال ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے سامنے پندرہ لاکھ روپیہ کی اپیل رکھی ہے لیکن احمدی مجاہدین حسبِ سابق اِس سے کہیں زیادہ دیں گے اور تحریکِ جدید کا یہ قافلہ اپنی پوری آب و تاب سے چلتا چلا جائے گا حتّٰی کہ اس کے ذریعہ دُنیا بھر میں اسلام کی روشنی پھیل جائے گی اور دُنیا والے دُنیا سے مُنہ موڑ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے ؎

دِین کی نصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

(مسیح موعودؑ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعت شاہِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم

حمد و ثنا ہے اور درُود و سلام ہے ❊ یُوں کائنات نغمہ سرا صبح و شام ہے
جس کو عطا ہؤا شہِ لولاک کا مقام ❊ اس کا ہی شرق و غرب میں اب فیضِ عام ہے
اے شاہِ دوجہان اے مقصودِ کائنات ❊ ہر اِک مقام سے ترا ارفع مقام ہے
تیرے ہی دستِ جُود و کرم کا یہ فیض ہے ❊ گردش میں آج تیرا ہی محفل میں جام ہے
"مَیں آخری نبی مِری مسجد بھی آخری" ❊ کتنا بلیغ میرے نبیؐ کا کلام ہے
تُو سرفراز ختمِ نبوّت کے تاج سے ❊ کیا تیری شان ہے کہ تُو خیر الانام ہے

شبّیر کو بھی اپنے نصیبوں پہ ناز ہے
اہلِ وفا ہے شاہِ شہاںؐ کا غلام ہے

شبّیر احمد واقفِ زندگی
وکیل المال اوّل

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا التبشیر و وکیل الاعلیٰ تحریک جدید و صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی راولپنڈی میں تشریف آوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی اخبارات میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلامی خدمات کی خبریں

(از مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی)

مورخہ ۲۵ تبوک ۱۳۵۵ ہش مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۷۶ء کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر و وکیل الاعلیٰ تحریک جدید و صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ چند ایام کے لئے راولپنڈی تشریف لائے۔ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب رشدی امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی شہر و مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی و دیگر عہدیداران جماعت اور احباب نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ابن مکرم شیخ عبدالحکیم صاحبؓ کی رہائش گاہ پر آپ کا خیر مقدم کیا اور آپ سے درخواست کی کہ اگلے روز عید الفطر کے مبارک موقع پر خطبہ عید ارشاد فرمائیں جسے آپ نے ازراہ احسان قبول فرماتے ہوئے سیٹلائیٹ ٹاؤن میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کی عید گاہ میں نہایت مفید اور موثر تربیتی خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت کے تمام افراد بالخصوص جماعت کی نوجوان نسل کی صحیح تربیت سے ہی ہماری سچی اور حقیقی عید وابستہ ہے جس کے لئے احباب جماعت سے انفرادی ملاقاتیں کی جائیں۔ بعد از نماز عید احباب جماعت نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک خاندان کے مبارک وجود کو اپنے میں پاکر آپ سے ملاقات و زیارت کا شرف حاصل کر کے اپنی عید کی خوشیوں کو دوبالا کیا۔

مورخہ ۲۸ تبوک (ستمبر) کو مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب رشدی امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی شہر کی طرف سے سیٹلائیٹ ٹاؤن میں مکرم پیر انوار الدین صاحب کی کوٹھی پر محترم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں عشائیہ

دیا گیا جس میں جماعت کے عہدیداران اور احباب
اور غیر از جماعت معززین اور صحافی احباب نے بھی
شرکت کی۔ اِس موقع پر محترم صاحبزادہ صاحب نے
بے تکلف انداز اور خوشی و مسرّت سے اکنافِ عالم
میں اور بالخصوص سیکنڈے نیوین یورپین ممالک اور
افریقہ میں اشاعتِ اسلام کے ایمان افروز حالات
و واقعات کا تذکرہ فرمایا جس کی خبریں نمایاں طور
پر مقامی اخبارات روزنامہ جنگ، روزنامہ نوائے وقت
اور روزنامہ نیوز ٹائمز میں استقبالیہ تقریب میں محترم
صاحبزادہ صاحب کی تصویر کے ساتھ شائع ہوئیں
مقامی اخبارات میں اِن خبروں کی اشاعت سے جماعتِ
احمدیہ کے ذریعہ اکنافِ عالم میں اسلامی خدمات کا
علم ہزاروں لاکھوں افراد تک پہنچا جس سے خدا تعالیٰ
کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کے بارے میں نہایت
اچھے اثرات پیدا ہوئے، فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اگلے روز مورخہ ۲۹ تبوک (ستمبر) کو مکرم
لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک صاحب امیر
جماعتِ احمدیہ اسلام آباد نے اپنی کوٹھی میں جماعتِ احمدیہ
اسلام آباد کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب کے
اعزاز میں عصرانہ پیش کیا جس میں مکرم شیخ عبدالوہاب
صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ اسلام آباد، دیگر عہدیداران
و احبابِ جماعت نے شرکت کی۔ اِس موقع پر بھی محترم
صاحبزادہ صاحب کی زیارت و ملاقات کے علاوہ آپکی
رُوح پرور اور مؤثر تربیتی ہدایات سے احبابِ جماعت
متمتع ہوئے۔ اسی روز سات بجے شام مسجد نور راولپنڈی
میں جماعتِ احمدیہ راولپنڈی اور مجلس انصار اللہ
کے عہدیداران اور احباب کا ایک اجلاس منعقد
ہوا جس میں محترم صاحبزادہ صاحب نے گفتگو کرتے
ہوئے بتایا کہ موجودہ زمانہ میں مغربیّت، مادیّت
اور دہریّت کا خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والا
اثر مغرب سے نکل کر اب مشرق میں مسلمانوں پر بھی
اثر انداز ہو رہا ہے اور اس کا اثر لازماً ہمارے
احمدی نوجوانوں پر بھی پڑ رہا ہے جس سے ہمیں آنکھیں
بند نہیں رکھنی چاہئیں مغربی تہذیب اور آزادی کی
فضا سے جماعتِ احمدیہ کے خلاف مذہبی تعصب دُور
ہو رہا ہے تو یہ ہمارے لئے خوشی کی بات نہیں کیونکہ
اِس صورتِ حال میں لوگ اسلام اور احمدیت کے
قریب نہیں ہو رہے بلکہ دو قدم آور دُور ہوتے
جا رہے ہیں۔ اس کے مقابل اگر کوئی شخص کسی بھی
مذہب کا قائل ہے اُس کو سمجھانا اور اُسے اسلام و
احمدیت کے قریب کرنا نسبتاً آسان ہے مگر جو شخص
مغربی تہذیب اور مادیّت کے گندے ماحول میں پھنس
چکا ہو اُس کو مذہبی اور اسلامی اقدار میں واپس لانا
زیادہ مشکل ہے اور اِس وقت مغربی تہذیب کا
گھناؤنا اثر لازماً کمزور طبقہ اور جماعت کے نوجوانوں
پر بھی ہو رہا ہے جس کے تدارک اور اصلاح کی ذمّہ داری
جماعتِ احمدیہ کے بزرگ احباب اور انصار اللہ پر
بھی ہے اور جماعت کے نوجوان اور بچّے آخر ہمارے
بچّے ہیں۔ اور بچّے اور نوجوان کبھی والدین (جن میں
سے اکثر انصار اللہ ہیں) کی تربیت سے ہرگز مستغنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہو سکتے۔ اور جماعت کے کمزور طبقہ، بچّوں اور نوجوان نسل کی تربیت و اصلاح سے ہمیں ہرگز غافل نہیں ہونا چاہیئے اور جماعت کی ترقی جماعت کی تربیت بالخصوص نوجوانوں کی تربیت پر منحصر ہے۔ اس کے لئے ہمیں جلسوں اور تقاریر کی بجائے جماعت کے احباب بالخصوص جماعت کے کمزور طبقہ اور نوجوانوں سے انفرادی ملاقاتیں کرنی چاہئیں اور اِس امر کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعت کی ترقی جماعت کی تربیت و اصلاح کے بغیر ہرگز نہیں ہو سکتی اِس لئے انصار اللہ کے عہدیداران اور احباب کو خاص طور پر جماعت کے اندر باہمی محبّت و تعلق اور انفرادی ملاقاتوں کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کرنا چاہیئے یہاں تک کہ تمام کی تمام جماعت پوری طرح تربیت پاکر بنیان مرصوص بن جائے اور ساری جماعت عالمگیر اسلامی روحانی انقلاب کے قیام میں ہمہ تن لگ کر اللہ تعالیٰ کی لازوال رحمتوں اور برکتوں کی وارث ہو۔ آمین

اِن پُر اثر ہدایات اور نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر سید ضیاء الحسن صاحب قائد مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی نے ویسٹرج میں اپنی نئی تعمیر ہونے والی کوٹھی میں محترم میاں صاحب کے اعزاز میں عشائیہ پیش کیا جس میں عہدیدارانِ جماعت اور انصار اللہ کے علاوہ دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر و وکیل الاعلیٰ تحریکِ جدید و صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اپنی غیر معمولی جماعتی مصروفیات کی بناء پر چونکہ ایک عرصہ کے بعد راولپنڈی تشریف لائے اِس لئے احباب نے عید الفطر کی نماز کے بعد اور استقبالیہ تقریبات اور اجتماعی ملاقاتوں اور انفرادی ملاقاتوں میں از حد اشتیاق سے آپ سے مل کر باتیں کیں۔ ہر موقع اور ہر تقریب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے احبابِ جماعت کو بار بار اِس امر کی تلقین کی کہ جماعت کی تربیت بالخصوص اگلی نسل بچّوں اور نوجوانوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دی جائے اور تربیتِ جماعت کے لئے رسمی جلسوں اور تقاریر کی بجائے قابلِ تربیت احباب اور نوجوانوں سے انفرادی ملاقاتیں کی جائیں اور بچّوں اور نوجوانوں پر سختی کرنے کی بجائے انہیں محبت و پیار اور اپنے عمدہ نمونہ اور دعا سے اُن کی تربیت کی طرف بہت ہی فکر اور دردمندی اور پُوری توجہ سے لگ جانا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مورخہ ۲۸ ستمبر کو محترم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے مکرم پیر انوار الدین صاحب کی کوٹھی میں جو استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی اُس کی خبریں مقامی اخبارات میں محترم میاں صاحب کی تصویر کے ساتھ شائع ہوئیں۔ وہ خبریں قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کی جاتی ہیں:۔

روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی نے مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۶ء کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تصویر کے ساتھ مندرجہ ذیل عنوان قائم کر کے یہ خبر شائع کی:۔

"جماعت احمدیہ ۵۰۰ مسجدیں تعمیر کرا چکی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"راولپنڈی ۲۸ ستمبر۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد انچارج احمدیہ فارن مشنز و صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اعزاز میں چوہدری عبدالغنی ارشدی امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی شہر نے کل شام یہاں عید ملن پارٹی دی جس میں لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک امیر جماعتِ احمدیہ اسلام آباد، چوہدری احمد جان امیر جماعتِ احمدیہ ضلع راولپنڈی کے علاوہ عہدیداران اور جماعت کے احباب نے شرکت کی۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد نے سکنڈے نیوین ممالک اور یورپ میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ کامیاب تبلیغ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حال میں سویڈن میں گوٹن برگ کے مقام پر یورپ میں ساتویں مسجد تعمیر ہوئی ہے۔

اب ناروے میں اوسلو کے مقام پر اور روم میں مساجد کی تعمیر زیرِ غور ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں زیورخ کی مسجد کے متعلق انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کی خاص توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ جماعتِ احمدیہ دنیا کے مختلف ممالک میں قریباً پانچ صد مساجد تعمیر کر چکی ہے۔"

انگریزی روزنامہ THE NEW TIMES

میں راولپنڈی کی خبروں میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب انچارج احمدیہ فارن مشنز کے اعزاز میں استقبالیہ کی خبر کو سب سے اوپر اور نمایاں طور پر شائع کیا۔ اسی طرح روزنامہ "جنگ" راولپنڈی نے بھی

اس موقع سے متعلق مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۷۶ء کے ڈاک ایڈیشن میں مندرجہ ذیل عنوان سے خبر شائع کی:۔

"جماعتِ احمدیہ کی طرف سے قرآن حکیم کے تراجم"

"راولپنڈی ۲ اکتوبر۔ جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کے ایک پریس ریلیز کے مطابق جماعتِ احمدیہ نائیجیریا نے یوروبا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر دیا ہے ابادان کی ایک خاص تقریب میں پانچ صد کاپیاں ہاتھ فروخت ہو گئیں۔ آئندہ سال سویڈش زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہو رہا ہے۔ فرنچ زبان میں بھی ترجمہ کے پروفس پر نظرِ ثانی آخری مراحل میں ہے، ایک درجن کے قریب دنیا کی اہم زبانوں میں جماعتِ احمدیہ قرآن کریم کے تراجم پہلے ہی شائع کرا چکی ہے۔ امام جماعتِ احمدیہ مرزا ناصر احمد جو حافظِ قرآن بھی ہیں کی جاری کردہ ایک خاص سکیم "صد سالہ احمدیہ جوبلی" کے تحت آئندہ سولہ سالوں میں دنیا کی قریباً ایک سو اہم زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر لٹریچر شائع کیا جائے گا۔ پریس ریلیز کے مطابق امام جماعتِ احمدیہ اس وقت تک امریکہ میں واشنگٹن، نیویارک، ڈیٹن اور کینیڈا میں ٹورنٹو کا دورہ کر چکے ہیں۔ امریکہ کی ۲۶ ریاستوں میں ہزاروں احمدی پائے جاتے ہیں۔ امام جماعتِ احمدیہ نے سویڈن میں گوٹن برگ کے مقام پر یورپ میں ساتویں تعمیر ہونے والی مسجد کا افتتاح کیا جو صرف غیر ملکی احمدیوں کے چندوں سے دس لاکھ کرونر کے خرچ سے تعمیر ہوئی ہے۔ جماعتِ احمدیہ

(باقی صـ۲۲ پر)

نُصرت جہاں آگے بڑھو سکیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی تائید و نُصرت کے واقعات کی روشنی میں

(مکرّم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم سیکرٹری مجلس نُصرت جہاں ربوہ)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی افریقہ کے دَورہ کے دوران ۱۹۷۰ء میں الٰہی تحریک پر "نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام جماعت کے سامنے پیش کیا جس کی غرض ارضِ بلال کے باشندگان کی طبّی و تعلیمی خدمات سرانجام دینا تھی۔

(۱)

نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے لئے جو نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا تھا اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخلصینِ جماعت سے پچیس ۲۵ لاکھ روپے کا مطالبہ کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

کا درجہ حاصل کرنے والی جماعت نے ۵۳ لاکھ ۵۰ ہزار روپے اس فنڈ میں مالی قربانی پیش کر کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قربانیوں کی یاد تازہ کر دی۔

(۲)

مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ جماعت کے درجنوں ڈاکٹر اور اساتذہ صاحبان نے باشندگانِ ارضِ بلال کے لئے اپنی خدمات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر دیں۔

(۳)

اِن مالی قربانیوں اور رضاکارانہ خدمات کے نتیجہ میں چھ سال کے مختصر عرصہ میں مغربی افریقہ میں سولہ ہیلتھ سنٹر اور سولہ سیکنڈری سکول جاری ہو گئے جہاں ۳۴ ڈاکٹر صاحبان اور ۴۱ اساتذہ صاحبان نے مختلف اوقات میں خدمات بجا لانے کی سعادت حاصل کی۔ اِن ہیلتھ سنٹر اور سیکنڈری سکولوں کا مختصر ڈھانچہ درج ذیل ہے:۔

مغربی افریقہ میں ہیلتھ سنٹر

نام ملک	ہیلتھ سنٹر	ڈاکٹر صاحبان بعد خدمت واپس	ڈاکٹر صاحبان خدمت میں مصروف	کُل تعداد ڈاکٹر صاحبان	مقامات
غانا	۴	۶	۶	۱۲	کوکوفو۔ آسوکرے۔ ٹیچیمان۔ سویڈرو
نائیجیریا	۳	۲	۳	۵	بکورو۔ اجیبوا وڈے۔ ابادان
سیرالیون	۴	۴	۵	۹	جورو۔ روکوپر۔ مسنگبی۔ بواجے بو
گیمبیا	۵	۶	۵	۱۱	بانجل ٹی بی کلینک۔ جوارا۔ بصّے۔ باریکامہ۔ بانجل ڈینٹل کلینک
میزان	۱۶	۱۸	۱۹	۳۷	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں سیکنڈری سکول

نام ملک	سکول	اساتذہ صاحبان بعد خدمت واپس	اساتذہ صاحبان خدمت میں مصروف	کُل تعداد اساتذہ صاحبان	مقامات
غانا	۶	۴	۱۰	۱۴	وا۔ فومینا۔ سلاگا۔ آسوکورے۔ گوموا پٹسن۔ اسارچر
نائیجیریا	۴	۳	۱۰	۱۳	گوساؤ۔ منا۔ اگباگی۔ عمیشہ
سیرالیون	۵	-	۱۳	۱۳	روکوپر۔ مسنگبی۔ ٹمبوڈو۔ دارو۔ کبالہ
لائبیریا	۱	-	۱	۱	سانوئے
میزان	۱۶	۷	۳۴	۴۱	

(۴)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں دی جانے والی مالی قربانی میں اللہ تعالیٰ نے کس قدر برکت ڈالی اس کا کسی قدر اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ مغربی افریقہ میں قائم کئے جانے والے سولہ ہیلتھ سنٹروں میں سے سات ہیلتھ سنٹر ہسپتالوں میں تبدیل ہو چکے ہیں ان ہسپتالوں میں سے ہر ایک پر نصرت جہاں سکیم کے لاکھوں روپے ایسی مستقل عمارتوں کی تعمیر پر خرچ ہو چکے ہیں جن میں آؤٹ ڈور بلاکس کے ضروری کمروں کے علاوہ ان ڈور مریضوں کے لئے وسیع و عریض وارڈز بھی

موجود ہیں۔ ان وارڈز میں ہزاروں روپے کے
آرام دہ بستروں کا انتظام ہے جہاں پچیس سے پچاس
بلکہ ستر امتی مریض داخل ہو کر علاج کروا سکتے ہیں۔

ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں میں آلاتِ جراحی
اور اس سے متعلقہ فرنیچر اور دیگر ضروری سامان پر
ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے کا خرچ اس کے علاوہ
ہے۔

(۵)

اللہ تعالیٰ کی اس برکت کی بدولت نصرت جہاں
سکیم کے ماتحت قائم ہونے والے سولہ سیکنڈری
سکولوں میں سے ۱۳ سیکنڈری سکول اپنی مستقل
عمارتوں میں ہیں اور بعض کے ساتھ بورڈنگ ہاؤس
اور سٹاف کوارٹر بھی تعمیر ہو چکے ہیں۔ ان عمارتوں
پر بھی لاکھوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(۶)

اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات ہی سے نصرت جہاں
سکیم کے قائم شدہ سیکنڈری سکولوں پر ان تعمیرات
کے اخراجات کے علاوہ اساتذہ اور دیگر عملہ کی
تنخواہوں اور سائر اخراجات پر سالانہ لاکھ روپے
سے زائد خرچ ہو رہا ہے۔

(۷)

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم القاء الٰہی سے
شروع کی گئی اس لئے تائیدِ الٰہی ہر قدم پر دیکھنے
میں آتی ہے۔ غانا میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ
اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک گاؤں اسوکوری میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیلتھ سنٹر کی منظوری دی۔ واضح ہے کہ ایک دور افتادہ
گاؤں میں جہاں بجلی کی دقت۔ پانی کی مشکل ذرائع
آمد و رفت برائے نام ہوں وہاں کام کس قدر پریشان کن
ہوگا اور واقعی ڈاکٹر انچارج نے حالات کی نزاکت
کا ذکر کر کے وہاں سے ہیلتھ سنٹر منتقل کرنے کی
درخواست کی مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
نے خداداد فراست سے جواباً فرمایا کہ سنٹر یہاں سے
تبدیل نہیں کیا جائے گا چنانچہ وہاں ڈاکٹر انچارج
نے اس محنت اور اخلاص سے کام کیا اور اللہ تعالیٰ
نے اس سنٹر کو وہ عزت و شہرت عطا فرمائی کہ
ارد گرد کے ممالک ٹوگو۔ آئیوری کوسٹ۔ اپر وولٹا
بلکہ نائیجیریا تک سے مریض آنے لگے اور کئی مریضوں
کا اس طرح تانتا بندھا کہ یہاں سے چوبیس میل
دور کماسی شہر کی کونسل کو مجبوراً اومنی بس سروس
کی متعدد سروسیں جاری کرنی پڑیں اور ناگفتہ بہ
سڑک بہتر سڑک میں بدل دی گئی۔ غانا میں مستقل ہسپتال
کی عمارت سب سے پہلے ہمارے اسی سنٹر کی تعمیر ہوئی
جس میں ان ڈور مریضوں کے لئے پچاس بستروں کا
انتظام تھا مگر اب ان کے ناکافی ہونے کی وجہ سے
مزید وارڈز کی تعمیر کی منظوری حضور ایدہ اللہ
نے عطا فرما دی ہے اور کام شروع ہو چکا ہے۔

چونکہ نصرت جہاں سکیم کے ماتحت ہسپتالوں
کے مفت علاج کے ساتھ امراء اور کھاتے پیتے
لوگوں سے فیس بھی لی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں
اس ہسپتال کی آمد مغربی افریقہ کے دیگر تمام ہسپتالوں

اور ہیلتھ سنٹروں سے کئی گنا زیادہ ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۸)

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانات میں سے جو مومنین کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہیں ایک نشان جو غانا سے ہی تعلق رکھتا ہے ساتھ ہی ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ غانا میں وزارتِ صحت کے بعض افسران نے ناجائز سختیاں کرتے ہوئے (مثلاً یہ کہ اپریشن ٹیبل لکڑی کا کیوں ہے۔ چنانچہ بعد میں ہمیں سولہ ہزار روپے کا ایک اپریشن ٹیبل خریدنا پڑا) نصرت جہاں کا سوئیڈرو کا ہسپتال بند کر دیا۔ اِس سلسلہ میں وزارتِ صحت کے متحد افسران سے رالطہ پیدا کیا گیا مگر متعلقہ افسر کے تعصب کی وجہ سے کامیابی میں تاخیر ہوتی گئی۔ ناچار وزارتِ صحت کے وزیر سے (جو فوجی حکومت کی وجہ سے کمشنر آف ہیلتھ کہلاتا تھا) جماعت کا ایک وفد جس میں نصرت جہاں کے تین ڈاکٹر صاحبان، جماعت کے مشیر قانونی اور بعض دیگر ارکان مجلسِ عاملہ شامل تھے ملا۔ چونکہ وزارتِ صحت کے متعلقہ افسر نے کمشنر صاحب کے کان پہلے ہی بھرے ہوئے تھے اِس لئے کمشنر صاحب کے مزاج میں آغازِ گفتگو سے ہی کرختگی غالب تھی۔ دورانِ گفتگو ایک ڈاکٹر صاحب کی ایک معمولی سی بات پر جو کمشنر صاحب کے سوال کے جواب میں بیان کی گئی تھی کمشنر صاحب برافروختہ ہو گئے اور فرمانے لگے کہ میں اِس ولایت میں رہوں گا یا یہ ڈاکٹر ملک میں رہے گا۔ میں دیکھوں گا کہ یہ ملک بدر کر دیا جائے گا اور یہ کہتے ہوئے میٹنگ برخاست کر دی۔ جماعت کا وفد بہت پریشان ہوا اور امیر جماعتِ احمدیہ غانا نے فوری ایک تفصیلی تار درخواستِ دعا کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کی اور ممبرانِ وفد اور دیگر احبابِ جماعت کو دعاؤں کی تاکید کے ساتھ ساتھ اس سلسلہ میں میسر مادی ذرائع سے بھی کوشش کی گئی کہ تا یہ اچانک مصیبت سر سے ٹل جائے۔ اور قربان جائیں اس رحیم و کریم خدا تعالیٰ پر کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنی جماعت کی خارق عادت تائید و نصرت فرمائی اور وہ کمشنر صاحب نصرت جہاں کے ڈاکٹر کو ملک بدر کرنے کے ارادہ میں ناکام ہوئے بلکہ کچھ عرصہ کے بعد وہ وزارتِ صحت سے تبدیل ہو کر دوسری وزارت میں بھیج دیئے گئے اور پھر ریٹائر کر دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سوئیڈرو ہسپتال دوبارہ جاری ہوا اور اللہ تعالیٰ نے لاکھوں روپوں کی مستقل عمارت تعمیر کرنے کی توفیق دی اور اس کا افتتاح وسطی ریجن کے کمشنر نے کیا۔

(۹)

اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات میں سے ایک فضل یہ ہوا اور ہو رہا ہے کہ جب ملکی ضروریات کی وجہ سے ملک سے ڈاکٹروں کے بیرونِ ممالک جانے پر پابندی عائد ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی اِس

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

مسجد فضل عمر ڈیٹن (اوہایو۔ امریکہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از مکرم میجر عبدالحمید صاحب سابق مبلغ امریکہ وجاپان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ امریکہ و یورپ کے متعلق الفضل میں نہایت خوشکن شائع شدہ خبریں پڑھ کر قارئینِ کرام خوب محظوظ ہوئے ہوں گے۔ خاکسار کو یہ خبریں پڑھنے سے جو روحانی سرور حاصل ہوا وہ بیان سے باہر ہے۔ فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد خاکسار کو انگلینڈ، امریکہ وجاپان میں مبلغِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حیثیت سے خدمت سرانجام دینے کے مواقع حاصل ہوئے۔ امریکہ میں ڈیٹن (اوہایو) میں چار سال تک خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ اس عرصہ میں خاکسار کی نگرانی میں مسجد فضلِ عمر ڈیٹن تعمیر ہوئی۔ اِس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے جو نشانات ظاہر ہوئے وہ انتہائی ایمان افروز ہیں۔ ان میں سے بعض امور احبابِ جماعت کے افادہ کے لئے احاطۂ تحریر میں لائے جاتے ہیں تاکہ وہ بھی اس روحانی لذت سے مستفیض ہوں۔

انگلینڈ میں ایک سال فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مرکز کی ہدایات کے ماتحت یہ عاجز ۲ مئی ۱۹۶۳ء کو امریکہ کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں اُس وقت محترم صوفی عبدالغفور صاحب مشنری انچارج تھے۔ واشنگٹن جو جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا مرکز ہے وہاں پندرہ روز گذارنے کے بعد مجھے ڈیٹن (اوہایو) میں بطور مبلغ خدمت سرانجام دینے کے لئے ارشاد ہوا۔ غالباً ۱۸ یا ۱۹ مئی ۱۹۶۳ء کو GREY HOUND BUS کے ذریعہ ڈیٹن پہنچا۔ وہاں ایک امریکن احمدی محترم جناب عبدالقدیر صاحب بس کے اڈہ پر مجھے خوش آمدید کہنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ آپ کا لباس بہت سادہ تھا اور ایک بہت پرانی جناح کیپ پہنے ہوئے تھے۔ آپ کی عمر ۸۴ برس کے لگ بھگ تھی۔ آپ بذریعہ بس مجھے برادر ولی کریم صاحب مرحوم کے مکان واقع ۶۳۳ رینڈالف سٹریٹ لے گئے۔ ان کے مکان کے ایک کمرہ میں میری رہائش کا بندوبست تھا اور اسی مکان کے ایک کمرہ میں برادر عبدالقدیر صاحب بطور کرایہ دار رہائش پذیر تھے۔ برادر ولی کریم صاحب مرحوم اور ان کی اہلیہ سسٹر ولی کریم کی عمر ۷۴، ۷۵ سال کے لگ بھگ تھی۔ برادر ولی کریم صاحب نہایت ہی خوش اخلاق

انسان تھے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے وہ بھی اور برادر عبدالقدیر مرحوم بھی والہانہ محبت اور اخلاص رکھتے تھے۔ برادر ولی کریم صاحب پھیپھڑوں کی خرابی کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے تھے لیکن پھر بھی باہمت انسان تھے۔ چھوٹا موٹا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ انہوں نے اپنا مکان اپنی زندگی میں ہی جماعت کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ ان کی اپنی اولاد کوئی نہیں تھی لہذا انہوں نے وصیت باقاعدہ طور پر رجسٹری کی ہوئی تھی کہ جب تک میاں بیوی زندہ رہیں گے اس مکان میں رہیں گے۔ ان کے مرنے کے بعد وہ مکان انجمن احمدیہ کی ملکیت ہو جائے گا۔

مکان کے ساتھ ہی مسجد کے لئے ایک پلاٹ بھی تھا جو برادر ولی کریم مرحوم ہی نے دیا ہوا تھا۔ اس پر میرے وہاں جانے سے بہت عرصہ پہلے ایک BASEMENT تعمیر شدہ تھا جس میں جماعتِ احمدیہ ڈیٹن کے ممبر نمازیں وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔

BASEMENT کے اوپر ایک عارضی سا کمرہ بنا ہوا تھا جس میں بہت پرانا سامان سٹور (STORE) کیا ہوا تھا۔ اسے خالی کرا کر میرے لئے دفتر بنایا گیا۔ سیکنڈ ہینڈ قالین اور سیکنڈ ہینڈ کرسیاں وغیرہ رکھ دی گئیں۔ کچھ معمولی قسم کے پردے بھی لگائے گئے۔ ایک نہایت پرانا ٹیبل فین برادر ولی کریم صاحب نے کہیں سے حاصل کر کے لگا دیا۔ اب جب وہ پنکھا چلتا تو RATTLING کی آواز آتی اور ہوا سے قالین کی مٹی اڑتی تھی۔ چونکہ اس وقت ڈیٹن کی جماعت نہایت غریب تھی اور جو جماعت کے کاموں میں دلچسپی لیتے تھے وہ چند بوڑھے مرد اور عورتیں تھیں جو کچھ انہیں میسر آیا انہوں نے نہایت اخلاص سے پیش کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیٹن آنے سے پہلے مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب نے مجھے تحریک کی تھی کہ میں وہاں پر مسجد تعمیر کرنے کے لئے مرکز کو لکھوں۔ چنانچہ میں نے سب سے پہلا کام جو کیا وہ یہی تھا۔ میں نے محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی خدمت میں لکھا کہ مسجد کے لئے نہایت عمدہ جگہ ڈیٹن کی جماعت کے پاس موجود ہے مرکز اگر روپیہ فراہم کر دے تو وہاں مسجد تعمیر کی جائے۔ اس پر مسجد کی تعمیر کے لئے تخمینہ طلب کرنے کی ہدایت موصول ہوئی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ صرف تعمیر پر مبلغ پینتالیس ہزار ڈالر خرچ آئیں گے میں نے مرکز کو اس تخمینہ سے آگاہ کر دیا۔ بعد میں امریکہ کے باقی مشنوں سے مشورہ کرنے پر معلوم ہوا کہ ڈیٹن چونکہ زیادہ اہم شہر نہیں لہذا مرکز نے یہ فیصلہ کیا کہ مسجد شکاگو میں بنائی جائے۔ وہاں بھی ایک پرانی سی بلڈنگ اور ایک پلاٹ مسجد کے لئے جماعت کے پاس موجود تھا۔

جب یہ فیصلہ آیا تو مرکز سے اجازت لے کر میں نے جماعتِ ڈیٹن کے احباب کو جمع کیا۔ یہ احباب گنتی کے لحاظ سے آٹھ دس ہی تو تھے۔ انہیں میں نے بتایا کہ میں نے تعمیر مسجد کے لئے مرکز کو سفارش کی تھی مگر مرکز نے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا کہ مسجد شکاگو میں

بنے ڈیٹن میں فی الحال نہیں۔ یہ کہہ کر میں نے بڑے جوش سے تقریر کی اور بتایا کہ آپ صرف ارادہ کریں کہ ہم مسجد بنائیں گے تو خدا تعالیٰ غیب سے سامان پیدا کر دے گا۔ میں نے 'اللہ اکبر' کی تفسیر کرتے ہوئے عرض کی کہ ہم یونہی منہ سے اللہ اکبر اللہ اکبر نماز میں نہیں کہتے بلکہ فی الواقعہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور سب سے بڑا ہے۔ میری اس تقریر کے بعد برادر ولی کریم صاحب اُٹھے اور کانپتے ہوئے ہونٹوں سے انہوں نے فرمایا:-

"I SWEAR BY GOD THAT IF NO ONE HELPS ME IN BUILDING THE MOSQUE, I WILL BUILD IT ON MY OWN. ALLAH-O-AKBOR"

ترجمہ:- میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی اور شخص مسجد کی تعمیر کے کام میں میری مدد نہیں کرے گا تو میں خود یہ مسجد تعمیر کر دوں گا۔ اللہ اکبر۔

یہ الفاظ کہہ کر وہ زار و قطار رو پڑے۔ آپ کا اس جذبہ سے قسم کھانا تھا کہ برادر عبدالقدیر مرحوم نے کہا میں ایک ہزار ڈالر چندہ دوں گا۔ اسکے بعد سسٹر امۃ الالٰہی نے کہا کہ میرے پاس لجنہ اماء اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مبلغ ایک سو ڈالر پڑے ہیں میں وہ رقم مسجد فنڈ میں دیتی ہوں۔ برادر عبدالحق صاحب نے فرمایا میرے پاس خدام الاحمدیہ کے مبلغ ساٹھ ڈالر پڑے ہیں میں وہ رقم مسجد فنڈ میں دیتا ہوں۔

کچھ دنوں کے بعد برادر ولی کریم نے مجھ سے کہا 'میجر صاحب مجھے اور میری بیوی کو جہاں ہم کہتے ہیں کار پر لے چلو'۔ میں لے گیا۔ مجھے ایک دکان سے باہر چھوڑ کر دونوں میاں بیوی دکان کے اندر چلے گئے۔ وہاں سے ایک ہزار ڈالر لاکر مجھے دیئے۔ وہ ایک یہودی MONEY LENDER کی دکان تھی۔ مجھے معلوم تھا کہ ان کے پاس کوئی رقم جمع نہیں ہے۔ پھر میں ان کے اخلاص اور قربانی کے جذبہ کو دیکھ کر سخت حیران تھا۔ اب میرا حوصلہ بڑھ گیا۔ مسجد کی تعمیر کے لئے میونسپل کمیٹی کے دفتر میں پرمٹ کے لئے درخواست دے دی۔ پہلے تو اجازت نہیں ملی مگر بعد میں جب اجازت ملی تو برادر ولی کریم صاحب جنہوں نے قسم کھا کر ہر قیمت پر مسجد تعمیر کرانے کا عہد کیا تھا وفات پا چکے تھے۔ ان کی وفات پر ان کے متعلق ایک مضمون الفضل کے لئے لکھ رہا تھا کہ سامنے برادر عبدالقدیر صاحب مرحوم بیٹھے تھے انہیں میں نے وہ مضمون ترجمہ کر کے انگریزی میں سنایا اور ساتھ ہی کہا کہ جنہوں نے مسجد کی تعمیر کی قسم کھا کر ذمہ داری لی تھی وہ تو فوت ہو گئے اور اب اس ذمہ داری کو پورا کرنا ہمارا کام ہے۔ یہ کہہ کر میں نے تحریک کی کہ وہ کچھ اور رقم دیں چنانچہ انہوں نے ایک ہزار ڈالر

مزید دینے کا وعدہ کیا۔ بعد میں میں انہیں تحریک کرتا رہا کہ اگر آپ کے پاس بنک میں کوئی رقم موجود ہے تو اِس نیک کام کے لئے سب کی سب ادا کر دیں۔ چنانچہ آہستہ آہستہ تحریک کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ مبلغ چار ہزار ڈالر مزید انہوں نے دیدئے۔ اِسی طرح مبلغ چھ ہزار ڈالر جو سب سے زیادہ چندہ بنتا ہے انہوں نے دئے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ امریکہ نے مبلغ ایک ہزار ڈالر دئے۔ باقی احباب میں سے کسی نے ایک سو ڈالر تو کسی نے دو سو ڈالر چندہ دینا شروع کیا۔ تعمیر کا کام شروع کرنے کے لحاظ سے موصول شدہ رقوم کچھ زیادہ نہ تھیں مگر اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے میں نے کام شروع کروا دیا۔ مسجد کی تعمیر کے لئے بہترین سامان خرید لیا۔ اور اپنی نگرانی میں مستری اور مزدور لگا کر کام شروع کر دیا۔ کام کی کبھی روزانہ ڈائری کبھی ہفتہ وار ڈائری مرکز کو بھیج دیتا۔ ایک دن مرکز کی طرف سے بغیر میری درخواست کے مبلغ پانچ ہزار ڈالر کا چیک مل گیا۔ کُل سولہ ہزار پانچ صد ڈالر میں نہ صرف مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی بلکہ ایک دفتر بھی تیار ہو گیا اور رنگ روغن نہایت خوبصورت پردے، نہایت خوبصورت قالین (WALL TO WALL) جہاں تین سو کے قریب نمازی سما سکیں۔ نئی کرسیاں، نئے میز، نئے پیڈسٹل فین، کتابیں رکھنے کے شیلف، ٹیلیفون، ٹیپ ریکارڈ HEATING ARRANGEMENT بجلی کے سامان، ڈبل چھت وغیرہ۔ الغرض نہایت خوبصورت مسجد تیار ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اسلام کی صداقت کا یہ ایک غیر معمولی نشان تھا جو ظاہر ہوا۔ اب یہ اِس مسجد ہی کی برکت ہے کہ ڈیٹن کی جماعت نمایاں طور پر بڑھ گئی۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب جبکہ امریکہ کے دورہ پر تشریف لے جاتے ہیں تو واشنگٹن کے بعد سب سے پہلے ڈیٹن تشریف لے جاتے ہیں۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

بالآخر استدعا ہے کہ تمام احباب ان تمام سعید روحوں کے لئے دعا فرماویں جنہوں نے نہایت اخلاص کے ساتھ اِس مسجد کی تعمیر اور تکمیل کے لئے امداد کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی برکات سے نوازے اور جس طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کا گھر اِس دُنیا میں بنایا خدا ان کے لئے اگلے جہان میں گھر بنائے۔ آمین ثم آمین ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم (بقیہ صفحہ ۱۲)

القاء کردہ تحریک نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے لئے دیگر ممالک کی شہریت رکھنے والے ڈاکٹروں کے دلوں کو اس طرف پھیر دیا کہ وہ مغربی افریقہ میں ارضِ بلال کے باشندوں کی خدمت کے لئے اپنی خدمات خلیفۂ راشد کے حضور پیش کر دیں۔ چنانچہ اس قسم کے متعدد ڈاکٹر صاحبان میدانِ عمل میں مصروفِ جہاد ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ٭

انڈونیشیا میں تبلیغِ اسلام کے چند واقعات و حالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر تعارف

مقالہ نگار محترم مولانا محمد صادق صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ اور مخلص خادم ہیں۔ آپ کے والد محترم کا نام برکت اللہ صاحب ہے جو چغتائی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد صاحب ۱۹۱۴ء میں احمدیت سے مشرف ہوئے۔ ۱۹۲۰ء میں آپ نے حضرت مولانا امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ ساکن گولیکی سے کچھ عربی کی تعلیم حاصل کی اور ۱۹۲۲ء میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان تشریف لائے۔ ۱۹۲۸ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور اسی سال ہی جامعہ احمدیہ کا افتتاح ہوا اور مبلغین کلاس میں داخلہ لیا اور ۱۶ نومبر ۱۹۳۰ء بروز جمعرات بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے سماٹرا تشریف لے گئے۔ آپ نے خدمتِ اسلام کا مقدس فریضہ غیر ممالک میں تیس سال سرانجام دیا ہے آجکل آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر میں سے سورۃ اسراء کا عربی ترجمہ تیار کر رہے ہیں۔ یہ مقالہ آپ کے تبلیغی حالات اور مشاہدات پر مشتمل ہے جو قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش ہے۔

خاکسار کو ابتدائی پانچ سال سماٹرا میں خدمتِ اسلام کا موقع ملا اور ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء کو قادیان دارالامان واپس آیا اور پھر ۲۲ مارچ ۱۹۳۸ء کو دوبارہ مع اہل و عیال سماٹرا کے لئے روانہ ہوا۔

میں سماٹرا میں ہی تھا کہ انڈونیشیا میں انقلاب آ گیا۔ ولندیزی حکومت ختم ہو گئی اور اس کی بجائے ۶ مارچ ۱۹۴۲ء کو جاپانی حکومت قائم ہو گئی۔ پھر وہ بھی ۱۴ اگست ۱۹۴۵ء کو تباہ ہو گئی اور اسکی جگہ انڈونیشیا کی آزاد حکومت قائم ہو گئی۔ وہاں سے ۲۹ اپریل ۱۹۴۶ء کو میں بخیر و عافیت دارالامان پہنچا۔

اگست ۱۹۴۷ء میں جب پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان پہنچے۔ ربوہ کی بناء پڑی۔ اس کے بعد ۳۰ دسمبر ۱۹۴۹ء کو میں ربوہ سے سنگاپور کے لئے روانہ ہوا۔

واضح رہے کہ خاکسار ہی وہ مبلغ ہے جو ربوہ سے سب سے پہلے بیرونِ ملک روانہ ہوا اور سب سے آخری مبلغ ہے جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اسٹیشن پر تشریف لا کر الوداع کہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

پھر ۸ مارچ ۱۹۵۷ء کو خاکسار سنگاپور سے ربوہ پہنچا۔ بعد ازاں ابتداء دسمبر ۱۹۵۸ء کو سنگاپور اور ملایا بھیجا گیا۔ وہاں سے ۱۷ اگست ۱۹۶۲ء کو خاکسار واپس ربوہ آیا۔

اگست ۱۹۵۸ء میں میرے والد مکرم بہاول پور ریاست میں وفات پا گئے اور وہیں مدفون ہیں۔ جنوری ۱۹۶۳ء سے لے کر نومبر ۱۹۶۳ء تک کراچی میں خدمتِ اسلام کا موقع ملا اور نومبر ۱۹۶۳ء سے لے کر اپریل ۱۹۶۴ء تک ملتان میں کام کیا ۲ مئی ۱۹۶۴ء کو ملتان سے کوئٹہ روانہ ہوا اور وہاں چھ ماہ تک کام کر کے نومبر ۱۹۶۴ء میں واپس ربوہ آ گیا۔ ۲۵ اگست ۱۹۶۴ء کو کوئٹہ میں میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئیں۔

بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۶۵ء خاکسار انچارج ضلع زرد نویس مقرر ہوا اور اس صیغہ میں کام کرتا رہا حتیٰ کہ ۴ اپریل ۱۹۶۹ء کو ریٹائر ہو گیا اور اس کے بعد دفتر اصلاح و ارشاد میں تبدیل کر دیا گیا اور ۲۴ ستمبر ۱۹۶۹ء کو بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انڈونیشیا کے لئے روانہ ہوا۔ خاکسار کو وہاں کا ریجنل التبلیغ مقرر کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ۱۴ اپریل ۱۹۷۴ء تک خدمت اسلام کرتا رہا اور ۲۴ اپریل ۱۹۷۴ء کو واپس ربوہ پہنچا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طرح انڈونیشیا، ملایا اور سنگاپور کے علاقوں میں خاکسار کو پورے تیئس سال تک خدمتِ دین کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ اولاً و آخراً۔

اس لمبے عرصہ میں مختلف حالات سے گزرنا پڑا اور گوناگوں مشکلات پیش آئیں، خطرات کا سامنا ہوا مگر ان تمام حالات میں خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید شاملِ حال رہی۔ مشکلات کے بادل چھٹتے چلے گئے اور آخر صبح کا سویرا نظر آنے لگا۔

مجھے خوب یاد ہے کہ وسط ۱۹۴۲ء میں بمقام رسکلی (اچیہ) مجھے دو رات اور تین دن تک کا فاقہ کاٹنا پڑا۔ پھر ۱۹۴۳ء کے آخر میں جب میں "کوتا راجا" میں کام کر رہا تھا تو دو دن اور دو رات کا فاقہ کاٹنا پڑا۔ پھر ۱۹۴۴ء میں جب میں [illegible] بھیجا گیا تو وہاں بھی مجھے تین رات اور دو دن کا فاقہ کاٹنا پڑا۔ الاؤنس تھوڑا ملتا تھا اسی سے مکان کا کرایہ، بجلی اور پانی کا خرچ، اسی سے کھانا پینا اور مہمان نوازی اور سفر خرچ پورا کرنا پڑتا۔ لیکن عجیب بات ہے کہ اس تنگی اور تکلیف کے زمانہ میں جماعتیں قائم ہوتی چلی گئیں اور [illegible] اور مخالفت [illegible]

مبتلا تھے کہ ہمیں سینکڑوں ٹالرما ہوار باہر سے وصول ہوتے ہیں اور اگر موجودہ حالات سے مقابلہ کیا جائے تو ایسا معلوم دیتا ہے کہ پہلے بھی خرچ کی کوئی کمی نہ تھی مَیں سمجھتا ہوں یہ اِس بات کا بڑا ثبوت ہے کہ یہ کام واقعی خدائی کام ہے اور یہ جماعت خود خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے۔

پھر ایسے ایسے خطرات کا سامنا کرنا پڑا کہ جن سے نجات کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے خود خارق عادت سامان پیدا کر کے اپنی قادر ہستی کا ثبوت دیا جن کو دیکھ کر ہمارا ایمان بڑھ گیا اور یقین اَور پختہ ہو گیا مثلاً جاپانی حکومت کے سامنے مخالفین خصوصاً طبقۂ علماء نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ احمدی مبلغ بعض مغربی حکومتوں کے ایجنٹ ہیں۔ اِسی لئے جب علماءِ اسلام نے یہ فتویٰ دیا کہ جاپانی حکومت جو جنگ ڈچ اور انگریز کے خلاف لڑ رہی ہے وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے تو احمدی مبلغ نے اس کی مخالفت کی ہے اور الٹا فتویٰ دیا کہ اس جنگ کو جہاد فی سبیل اللہ کہنا ناجائز ہے۔

جاپانی حکومت کو بہانہ چاہیئے تھا وہ اسے مِل گیا اور اس نے میرے قتل کا فیصلہ صادر کر دیا جب مجھے خفیہ طور پر اس فیصلے کا علم ہوا تو مَیں نے جماعت پاڈنگ کو تحریک کی کہ نماز تہجد کا التزام کیا جائے اور خوب دعائیں کی جائیں۔ اور پھر کسی کو کوئی خواب یا کشف یا نظارہ نظر آئے تو مجھے بتائے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ چوتھی رات نماز تہجد کے بعد فجر سے پہلے مَیں ذرا لیٹا تو ایک دیوار پر مجھے موٹے حروف میں لکھا ہوا دکھائی دیا کہ "دانیال نبی کی کتاب کی پانچویں فصل پڑھو"۔ نمازِ فجر کے بعد دوستوں کو یہ خواب سُنایا گیا اور پھر بعض سکھ اور ہندو واقفوں کو بھی اس سے مطلع کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس فصل کو پڑھ کر واضح ہو جاتا ہے کہ اس میں یہ اطلاع بلوغناحت دی گئی تھی کہ جاپانی حکومت کا بھی وہی حشر ہوگا جو بلشفر کی حکومت کا ہوا چنانچہ اسی سال ماہِ اگست ۱۹۴۵ء کو ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹم بم برسائے گئے اور جاپانی حکومت کو تہس نہس کر دیا گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

انہی دنوں جاپانی حکومت کے کاغذات میں سے ایک خط نکلا جس میں ۲۳/۲۴ اگست ۱۹۴۵ء کی رات ۶۵ آدمیوں کے قتل کا فیصلہ درج تھا اور سرِ فہرست خاکسار کا نام تھا۔ گویا اس فیصلے کے نافذ ہونے میں صرف دس دن باقی تھے کہ خدائے قادر و توانا نے جو اپنے بے کس اور عاجز بندوں کی دعاؤں کو سُنتا ہے جاپانی حکومت کو تباہ کر دیا۔ ثم الحمد للہ۔

مَیں بمع اہل و عیال ۱۴ اپریل ۱۹۴۶ء کو پاڈنگ سے ہندوستان کے لئے روانہ ہوا۔ بڑا عجیب واقعہ ہے۔ ۱۹۵۶ء میں جب مَیں پاڈنگ گیا تو مجھے دوستوں نے بتایا کہ ۱۵ اپریل ۱۹۴۶ء کو ظہر کے وقت انڈونیشیا میں بائیس بائیس باڈو کے تین افراد ہاتھوں میں تیز چھُرے لئے ہوئے ہمارے مشن میں داخل ہوئے اور وہاں موجود دوستوں سے پوچھا کہ مولوی محمد صادق کہاں ہے؟ ہمارے دوستوں نے جواب دیا کہ وہ تو ہندوستان

کے لئے کل روانہ ہو گیا ہے۔ کہنے لگے وہ کیوں روانہ ہو گیا ہے ہم اس کے قتل کرنے کے لئے آئے ہیں۔

اِس طرح خدا تعالیٰ نے ایک بار پھر اپنی قدرت اور تائید کا نمونہ دکھایا اور خاکسار پر اپنا خاص فضل نازل فرمایا۔ فالشکر لہٗ ابدًا۔

خاکسار کو کئی دفعہ پیدل لمبے سفر طے کرنے پڑے۔ عموماً کپڑے میں خود دھویا کرتا تھا کہ کوٹ بھی خود ہی دھوتا۔ کئی دفعہ صابن بھی استعمال نہ کرتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ پانچ سال کے عرصے میں والد مکرم نے مجھے دو دفعہ کپڑوں کے پارسل بھجوائے اور ان میں اوورکوٹ وغیرہ کے ڈبے بھی بھجوائے اِس خیال سے کہ میرا بچہ کبھی اس کا بھی استعمال کر لیا کرے۔

کئی دفعہ تبادلہ خیالات اور مباحثات کا موقع ملا خصوصاً عیسائیوں سے۔ ایک دفعہ ہم گاڑی میں سفر کر رہے تھے کہ دو پادریوں نے ایک عام مسلمان کو تبلیغ کرتے ہوئے کہا کہ کونسا انسان پاک اور افضل ہے وہ جو شادیاں کرتا چلا جائے یا جو ساری عمر بغیر شادی کے گزار دے (واقعہ لمبا ہے)۔ مَیں نے دیکھا کہ وہ مسلمان خاموش ہے۔ مَیں نے دخل دیتے ہوئے کہا کہ پادری صاحب کونسا انسان پاک ہے۔ جو شادی کرے یا جو زانی عورتوں میں گھلا ملا رہتا ہو حتیٰ کہ عورتیں اس کے سر پر عطر انڈیلیں اور پھر اس کے بالوں کو ملیں۔ وہ خاموش ہو گئے اور مسلمانوں نے میرا شکریہ ادا کیا۔

اِسی طرح ایک دفعہ ایک پادری ہمارے ہاسٹل میں آیا۔ اُس وقت مَیں درسی دے رہا تھا۔ کہنے لگا کہ مَیں گونگا تھا یسوع مسیح نے میری زبان کھولی اور اَب رُوح القدس میرے ساتھ ہے اِس لئے مجھے یقین ہے کہ عیسائی مذہب ہی سچا ہے۔ مَیں نے کہا کہ کیا آپ نے اسلام کا بھی مطالعہ کیا ہے؟ کہنے لگا: ضرورت ہی نہیں۔ مَیں نے کہا ضروری ہے تاکہ آپ اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کر سکیں۔ کہنے لگا: میرے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ اس پر اسی وقت موضوع مناظرہ "الوصیت مسیح" اور دیگر شرائط طے پا گئیں۔ جب مباحثہ ہوا تو ہمارے دلائل کو سُنکر سخت پریشان ہوا اور آخر میں کہا کہ "یہ شخص (محمد صادق) جنوں پر قابض ہے اور انہی کے ذریعہ اس نے میری زبان بند کر دی ہے"۔ اور پھر جان چھڑا کر بھاگ گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دفعہ ایک مُرتد مسلمان برہان نامی سے گفتگو ہوئی۔ اُس نے کہا کہ مَیں پہلے مسلمان تھا اب عیسائی بن چکا ہوں کیونکہ صرف عیسائیت ہی ہے جو انسان کی راحت کا موجب ہو سکتی ہے۔ مَیں نے کہا: برہان! تم نے کونسی خوبی عیسائیت میں دیکھی جو اسلام میں نہ تھی۔ سارا واقعہ سُنا کر کہنے لگا میری والدہ مسلمان تھی اور باپ چینی غیر مسلم۔ سارے مسلمان مجھے حرام زادہ کہے بغیر پکارتے ہی نہ تھے مگر عیسائیت نے یہ سکھایا کہ جو مسیح پر ایمان لائے اور خدا کی جماعت میں داخل ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ مَیں نے کہا کہ کیا تم نے ساری بائیبل پڑھی ہے۔ کہنے لگا ابھی نہیں۔ مَیں نے استثناء کی کتاب فصل ۲۳ آیت ۲ نکال کر اسے دکھائی۔ اس میں لکھا تھا کہ حرام زادہ خدا کی جماعت میں داخل نہیں ہو سکتا

اور اس کی نسل دسویں نسل تک پاک کبھی نہیں ہو سکتی پڑھ کر حیران ہوئے۔ پادری صاحب کے پاس جا کر اس نے گفتگو کی۔ پادری نے کہا کہ کیا میں نے تمہیں منع نہ کیا تھا۔ پھر تم مولوی محمد صادق کے پاس کیوں چلے گئے؟ اور پھر آ کر میرے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جب میں سنگاپور میں تھا تو اس وقت ایک پادری MATHEW FINLAY سے دو دن اہم مباحثہ ہوا۔ پہلے دن "الوہیتِ مسیح" پر اور دوسرے دن "کفارہ" پر۔ گورنمنٹ کی طرف سے صرف پچاس کس کی حاضری کی اجازت تھی مگر بہت زیادہ لوگ آ گئے پولیس سے اجازت لے کر دو سو آدمیوں کو داخل کر لیا گیا۔ دوسرے دن تین سو سے زائد کی حاضری تھی۔ مباحثہ اس قدر کامیاب رہا کہ پادری صاحب نے خود تسلیم کیا کہ مجھ میں مقابلہ کی سکت نہیں رہی۔ ایک بڑے مشہور لیڈر سید علوی بن شیخ الہادی نے اخبار میں شائع کرایا کہ میری عمر ستر سال کی ہے میں نے کبھی ایسا کامیاب مباحثہ نہیں سنا جس میں اسلام کو اس قدر غلبہ حاصل ہوا ہو۔

انہی دنوں ریاست جوہور (ملیشیا) کے مذہبی امور کے وزیر الحاج UNGKU ISMAIL صاحب ولد الحاج عبدالرحمٰن احمدیت سے مشرف ہوئے تھے اور انہوں نے ہی اس مباحثہ کی صدارت کی تھی۔ یہ الحاج اسمٰعیل صاحب اپنی ریاست میں "ولی اللہ" تسلیم کئے جاتے تھے اور بڑی تحقیق اور آخر میں دو دفعہ استخارہ کرنے کے بعد انہوں نے احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ وزیر بننے سے پہلے وہ چودہ سال تک مجسٹریٹ کے عہدہ پر فائز رہے تھے اور ریاست جوہور (JOHOR) کے شاہی خاندان سے تھے۔ اللّٰھمّ ارحمہ وعافہ واعف عنہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب مجھے شہر میدان (شمالی سماٹرا) میں جانے کا حکم ہوا تو میں حیران تھا کہ تبلیغ کیسے شروع کی جائے گی اور کامیابی کیسے حاصل ہو گی۔ بہت دعائیں کیں۔ وہاں پہنچنے پر ابھی چار دن نہ گزرے تھے کہ ایک بڑھیا وفات پا گئی۔ میں بھی ماتم پرسی کے لئے چلا گیا۔ اتفاقاً ایک دہریہ مسلمان سے ملاقات ہو گئی۔ کہنے لگا کہ میں ہوں تو نام کا مسلمان لیکن خدا کی ہستی پر ایمان نہیں رکھتا میں نے اسے سمجھایا۔ اس نے کہا ہم بارہ آدمی ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں سمجھائیں۔ ہفتہ اور اتوار کی رات کو وہ بمع اہل و عیال ہمارے دارالتبلیغ میں آ گئے۔ رات کے آٹھ بجے سے لے کر پانچ بجے صبح تک بیٹھے گفتگو کرتے رہے۔ صبح جب ہم دو تین احمدیوں نے نماز فجر کی ادائیگی کی تیاری شروع کی تو ان میں سے گیارہ مردوں اور گیارہ عورتوں نے کہا کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور آج سے ہم نماز شروع کرتے ہیں اور احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھ سے ایک حقیر احمدی انسان کے ذریعہ انہیں ایمان بخشا۔ فالشکر للہ۔

ایک دو ماہ کے بعد ایک صوفی استاد مسمّی

کامن نے مجھے اپنے گھر بلایا۔ اس کے ۸۰ کے قریب مرید تھے۔ ان میں سے ستر کے قریب وہاں جمع تھے عشاء کی نماز کے بعد تبادلہ خیالات شروع ہوا اور نماز فجر تک جاری رہا۔ جب نمازِ فجر کا وقت آپہنچا تو اس صوفی منش بوڑھے نے سب مریدوں کو کہا کہ سنو! ہم نے ساری رات اِس شخص سے سوال و جواب کیا ہے۔ میں اِس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حضرت احمد علیہ السلام خدا تعالیٰ کے بھیجے مامور اور امام مہدی ہیں میں ان پر ایمان لاتا ہوں اور تم میں سے جسے شرح صدر ہو وہ بھی اپنے ایمان کا اظہار کر دے اور بیعت کر لے۔ چنانچہ اسی وقت ۳۳ کس نے بیعت کر لی۔ میں نے کہا اللّٰھمّ انت ربّی وانا عبدك۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے انڈونیشین زبان میں قرآنِ مجید کا ترجمہ بھی مکمل کیا۔ عیسائیت کے خلاف سو صفحات کی ایک کتاب لکھی جو ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی۔ پھر 'تصدیق المسیح'، 'صداقت'، 'برہان'، 'مخالفین کی کتب کے رَدّ میں لکھی گئیں جو کئی سو صفحات پر مشتمل ہیں۔ اور اسی زبان میں ایک کتاب "نماز" بھی شائع کرائی جس میں نماز کے متعلق تفصیلی امور اور تمام قسم کی نمازوں کا ذکر ہے۔ اور دو ماہوار رسالے جاری کئے۔ ایک "اسلام" پاڈنگ سے اور دوسرا "البشریٰ" میدان شہر سے جو ایک لمبے عرصہ تک نمایاں خدمت انجام دیتے رہے۔

اور بہت سے ایمان افروز واقعات ہیں لیکن یہاں تحریر کرنے کی گنجائش نہیں۔

خلاصہ یہ کہ قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانات دیکھے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا میں بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اور گو عیسائیت بھی ہاتھ پاؤں مار رہی ہے لیکن احمدیت کی برکت سے اس کی ترقی میں وہ تیزی نظر نہیں آتی۔ ہاں اِس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اَن تھک محنت اور خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم کی ضرورت ہے۔ اللّٰھمّ انصر من نصر دین محمدن صلی اللہ علیہ وسلم ٭

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی راولپنڈی میں تشریف آوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۸)

اِس وقت تک دُنیا کے مختلف ممالک میں پانچ صد مساجد تعمیر کرا چکی ہے۔ نیویارک میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے امام جماعتِ احمدیہ مرزا ناصر احمد نے بتایا کہ اشتراکیت، سرمایہ داری اور عیسائیت کا فلسفہ ناکام ہو چکا ہے اور اب اِسلام دُنیا میں جلد غالب ہو کر رہے گا۔ انشاء اللہ ٭

وسعِ مکانک

اور

پانچ نئے مہمان خانوں کی تعمیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از بشارت احمد بشیر نائب وکیل التبشیر ربوہ

جماعتِ احمدیہ کا قیام ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بمقام لدھیانہ پہلی بیعت کے ساتھ عمل میں آیا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۸ء کے آخر میں خدا تعالیٰ سے حکم پاکر بیعت لینے کا اعلان فرمایا (ملاحظہ ہو اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء اور ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

اور جن سعید رُوحوں نے جو عرصہ سے اِس انتظار میں تھیں کہ امام الزمان مہدیٔ دوراں کے ہاتھ پر توبہ کر کے السّابقون الاوّلون کے زمرہ میں شامل ہوں انکی تعداد روزِ اوّل چالیس پر مشتمل تھی۔ گویا یہ جماعت کا سنگِ بنیاد تھا۔ لیکن الہامات کا سلسلہ کافی عرصہ پہلے سے شروع ہو چکا تھا۔ ان ابتدائی الہاموں میں سے ایک الہام یہ بھی تھا:۔

"یاتُون من کُلّ فجٍّ عمیق
یاتیک من کُلّ فجٍّ عمیق"

کہ تیرے پاس دُور دراز سے لوگ آویں گے اور تیری امداد کے لئے تجھے دُور دراز سے سامان پہنچیں گے حتیٰ کہ لوگوں کی آمد اور اموالی و سامان کے آنے سے قادیان کے راستے گھس گھس کر گہرے ہو جائیں گے۔

یہ الہام اس وقت ہوا جبکہ آپ گوشہ گمنامی میں تھے اور قادیان ایک غیر معروف بستی تھی۔ تاہم جس شان و شوکت اور آب و تاب سے یہ الہام پورا ہو چکا ہے اس کا ایک عالم عینی گواہ ہے کہ دُور دراز ممالک سے سعید طبائع کھچے چلے آ رہے ہیں۔ درحقیقت ہر نیا سال جو طلوع ہوتا ہے وہ اس الہام کی تکمیل کا مُژدہ لاتا ہے۔

جلسہ سالانہ کی بنیاد

پہلا جلسہ ۱۸۹۱ء میں قادیان میں منعقد ہوا

جس میں ۱۷۵ اصحاب شریک ہوئے۔ دوسرے سال ۱۸۹۲ء میں ۳۲۷ اصحاب شامل ہوئے۔ اس کے بعد یہ جلسہ جو احمدی جماعت کی شاندار روایات کا حامل ہے سوائے دو تین ناغوں کے بفضلہٖ تعالیٰ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوتا رہا ہے اور کثرت سے احباب اندرون اور بیرونِ ملک سے تشریف لاکر اِس روحانی مائدہ سے متمتع ہوتے ہیں۔

خلافتِ ثالثہ کے دَور میں تو حاضرینِ جلسہ کی تعداد لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی ہے چنانچہ گذشتہ جلسہ سالانہ میں حاضرین کی تعداد سوا لاکھ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ پہلے سے خبر دی تھی کہ لوگ آئیں گے اور کثرت سے آئیں گے اِس لئے آپؑ کو الہاماً بتایا جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ولا تُصعّر لخلق اللہ ولا تسئم من النّاس اور اس کے بعد الہام ہُوا ووسّع مکانک یعنی اپنے مکان کو وسیع کرلے۔ اس پیشگوئی میں صاف فرما دیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائیگا پس تُو اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔ سُبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور آج سے سترہ برس پہلے اس وقت بتلائی گئی ہے کہ جب مری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی۔ اس سے کیسا علمِ غیب خدا کا ثابت ہوتا ہے"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲ و سراجِ منیر صفحہ ۶۳-۶۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے مذکورہ بالا ارشادِ ربّانی کی روشنی میں جو مہمانوں کے آرام و سہولت کا خیال رکھا ہے اس کے ذکر سے جماعتِ احمدیہ کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر مہمان سے خواہ وہ احمدی ہو یا غیر از جماعت دوست ہو نہایت شفقت، محبت اور ملاطفت سے پیش آتے اور ان کی خدمت اور مہمان نوازی میں دلی خوشی پاتے تھے۔ جب کوئی مہمان آتا تو آپ ہمیشہ اسے ایک مُسکراتے ہوئے چہرہ سے ملتے اور یہی طریق بعد میں آنے والے خلفاء نے اختیار کیا ہے۔

جیسا کہ مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ خلافتِ ثالثہ کے دَور میں حاضرینِ جلسہ کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ جب وسّع مکانک کے الہام کے دوبارہ پُورا ہونے کا وقت آیا تو خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ اِس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر انجمن احمدیہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیسٹ ہاؤس کے افتتاح کے موقع پر فرمایا :-

"اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ۱۹۷۴ء میں جب جماعت کے لئے پریشان کُن حالات اپنے عروج کو پہنچے ہوئے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے الہاماً مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی طرف متوجہ کرتے ہوئے یہی الفاظ میرے کان میں ڈالے وسّع مکانک یعنی ایسے حال میں کہ جب پچھلے بنے ہوئے مکانات بظاہر اُجڑ رہے تھے اس وقت یہ تسلّی دی گئی تھی کہ جماعت کو مکان بنانے پڑیں گے اور مکان بنانے کی توفیق بھی ملتی رہے گی ..... ہمیں وسیع مکانک کی ضرورت کا احساس بھی ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے جو کہا تھا وہ بھی پورا کر دکھایا کہ مہمان تو آتے ہی رہیں گے تم ان کے لئے انتظام کرو۔ دراصل خدا نے یہ فرمایا تھا کہ جو میرے مہمان ہیں تم ان کی رہائش کا انتظام کرو۔ اس کے ساتھ جو اگلے الفاظ مجھے کہے گئے تھے وہ یہ تھے کہ (انّا کفیناک المستھزئین۔ ناقل) کہ تمہارے ساتھ جو استہزاء کا ایک منصوبہ بنایا گیا ہے اس کے لئے مَیں کافی ہوں۔"

(روزنامہ الفضل مورخہ ۹ جون ۱۹۷۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے بموجب جماعت کے مختلف اداروں نے مہمانوں کے قیام کے لئے گیسٹ ہاؤس بنوائے ہیں جو بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانانِ کرام کے شایانِ شان ہیں۔ اِس وقت تک مندرجہ ذیل گیسٹ ہاؤس تعمیر ہو چکے ہیں جن کے مختصر کوائف پیشِ خدمت ہیں :-

۱۔ مہمان خانہ صدر انجمن احمدیہ :-
چار بیڈ روم۔ ایک ڈرائنگ روم۔ ایک ڈائننگ ہال۔ کچن وغیرہ۔

۲۔ سرائے فضلِ عمر (تحریکِ جدید) :-
پندرہ بیڈ روم۔ ایک ڈرائنگ ہال، ایک ڈائننگ ہال۔ ایک کرش ہال۔ ایک کامن سٹنگ روم۔ ایک آفس۔ کچن۔ پینٹری وغیرہ

۳۔ مہمان خانہ قصرِ خلافت :-
آٹھ بیڈ روم۔ دو ڈائننگ ہال۔ دو کچن۔ پینٹری وغیرہ

۴۔ مہمان خانہ انصار اللہ :-
تین بیڈ روم۔ ایک ڈائننگ روم۔ ایک ڈرائنگ روم۔ کچن وغیرہ۔

۵۔ سرائے خدمت (خدام الاحمدیہ) :-
تین بیڈ روم۔ ایک ڈائننگ روم۔ ایک ڈرائنگ روم۔ کچن۔ اسٹور وغیرہ۔

امسال بھی مکانوں کی قلت کے باعث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرکس کی تعمیر کا ارشاد فرمایا ہے چنانچہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر نگرانی ۶ بیرکس اور مسجد اقصیٰ کے مغربی جانب ۹ بیرکس زیر تعمیر ہیں فی بیرک ۲۸ × ۴۰ فٹ رقبہ پر مشتمل ہے۔

اگر اولاد کی ترقی چاہتے ہو تو اسے خدا کی راہ میں قربان کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ ۹ر جنوری ۱۹۴۱ء میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ہدایت پر جمع کرنے کے لئے یہ انتظام فرمایا کہ دنیا میں ایک مقام کو برگزیدہ کرے اور لوگوں کے لئے مثابۃ یعنی جمع ہونے کی جگہ بنا دے.... حضرت ابراہیمؑ کو حکم فرمایا کہ اپنے بچہ کو مقرر کر دیں کہ وہ اور اس کی آئندہ نسلیں اس مقام کو باہر سے آنے والوں نیز مکہ کے رہنے والوں کے لئے بھی عبادت کے قابل رکھیں.... یہ عید ہمیں یاد دلاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی کے حصول کے لئے اپنی اور اپنی اولادوں کی قربانی ضروری ہے .... حضرت خلیفہ اوّلؓ کو اللہ تعالیٰ نے ایک اعلیٰ درجہ کی ملازمت عطا فرمائی تھی .... لیکن آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام سے ملنے قادیان آئے۔ چند روز بعد جب واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دنیا کا آپ بہت کچھ دیکھ چکے ہیں اب یہیں آ بیٹھئے۔ آپ نے اس ارشاد پر ایسا عمل کیا کہ خود سامان لینے بھی واپس نہیں گئے بلکہ دوسرے آدمی کو بھیج کر سامان منگوایا .... حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قربانی ایسے رنگ کی تھی کہ کوئی آمد کا احتمال بھی نہ تھا نہ کہیں سے فیس کی امید تھی نہ کوئی تنخواہ تھی اور نہ وظیفہ .... مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتے تھے۔ اس وقت جتنے کام تمام محکمے کر رہے ہیں یہ سب وہ اکیلے کرتے تھے حالانکہ گزارہ کی کوئی صورت نہ تھی۔ اور یہ بھی دادی غیر ذی زرع میں جان قربان کرنے والی بات ہے .... اولاد قربان کرنے سے نسل بڑھتی ہے اور اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی نسل بڑھے اور پھلے اور اس کی نسلوں کو عزت ملے تو اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کر دے۔ یہ ایک ایسا گُر ہے کہ ہمارے دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کی نسلیں دنیا پر چھا جائیں اور ہزاروں سال تک ان کا نام عزت کے ساتھ زندہ رہے تو وہ اُسوۂ ابراہیمی پر عمل پیرا ہوں۔"

(الفضل ۱۷ر جنوری ۱۹۴۱ء)

امتحانِ اہلِ وفا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظُلمتیں چھٹ جائیں گی دِل کو وُھواں ہونے تو دو
اِس چراغِ زندگی کو ضَوفشاں ہونے تو دو

لکھے جائیں گے بہاروں کے قصیدے بھی ضرور
پھُول کو صحنِ چمن میں خونچکاں ہونے تو دو

کیا ہُوا جو ہر قدم پر ایک مقتل کھُل گیا
کچھ نہ کچھ اہلِ وفا کا امتحاں ہونے تو دو

پارسا دامن بچا کر یُوں نہ گزریں گے کبھی
عاصیوں پر لُطفِ ربِّ دوجہاں ہونے تو دو

آپ کو ثاقبؔ ہے تکمیلِ جنُوں کی فکر کیوں
اِن گریبانوں کو پہلے دھجّیاں ہونے تو دو

ثاقبؔ زیروی

تحریکِ وقفِ زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب قیس مینائی نے مندرجہ ذیل قطعات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی حضرت محمد حسن آسان دہلوی رضی اللہ عنہ والدِ محترم جناب مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل کی وفات پر ۱۹۵۵ء میں کہے تھے جو ابھی تک کسی اخبار اور رسالہ میں شائع نہیں ہوئے۔ ادارہ تحریکِ جدید شکریہ کے ساتھ یہ قطعات شائع کر رہا ہے۔ (ادارہ)

زندگی وقف کر کے ہو زندہ ❊ چرخِ اسلام پر ہو تابندہ
خاتم الانبیاء کے دیں کا بن ❊ کارگاہِ جہاں میں کارندہ

پڑھا پڑھا کے علوم اور سکھا سکھا کے فنون ❊ سروں میں خدمتِ دیں کا بڑھا بڑھا کے جنون
خدا کے نام پہ بیٹوں کو کر گئے قربان ❊ بنا گئے انہیں سقفِ نظامِ نو کے ستون

پروفیسر ہے کوئی ان میں کوئی ایڈیٹر ❊ کوئی مبشرِ دیں ہے کوئی ہے مینیجر
غرضکہ بیٹوں میں اکثر ہیں وقفِ خدمتِ دیں ❊ کمالِ بے جگری، نذرِ پارہ ہائے جگر

جبھی تو قابلِ صد احترام ہیں آسان ❊ خدا کے فضل سے جنّت مقام ہیں آسان
خلوص جن میں ہے آسان دہلوی کی طرح ❊ خدا کے فضل سے اُن کے بھی کام ہیں آسان

ہے مخلصینِ جماعت میں جوشِ ایمانی ❊ کریں گے حضرتِ آسان کی سی قربانی
ہر ایک گھر سے اگر ایک ایک بھی ہو وقف ❊ امورِ غلبۂ اسلام میں ہو آسانی

(ڈاکٹر قیس مینائی نجیب آبادی۔ کراچی)

مِل جائے مجھے خاص دُعا، آپ کی آقا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صُورت بھی حسیں آپؐ کی سیرت بھی حسیں ہے ❊ اِس دُنیا میں آج آپ سا کوئی بھی نہیں ہے
آنکھوں میں جھلک نُورِ محمدؐ کی ہمیشہ ❊ خورشید کی مانند درخشاں سی جبیں ہے
رقصاں رُخِ روشن پہ مسرّت ہی مسرّت ❊ دِل معرفتِ حق سے پُر از نُورِ یقیں ہے
محمودؑ مسیحا کو بشارت ملی جن کی ❊ صد شکر امام اپنا وہی ناصرِ دیں ہے
قرآن کے حافظ بھی، محافظ بھی، امیں بھی ❊ اور مشعلِ راہ ان کی یہی شرعِ متیں ہے
آ! دیکھ محمدؐ کی غلامی کی بدولت ❊ چمکا یہ نیا ختمِ نبوّت کا نگیں ہے
ذرّیت احمدؑ کی ہیں برکات یہ جن سے ❊ ربوہ کی زمیں ذاتِ قرارِ و مُعیں ہے
یکتائے زمانہ مرے آقاؑ ہیں یہ ہمدم ❊ دِکھلا کوئی اِن جیسا جو دُنیا میں کہیں ہے
اے قافلۂ مہدیٔ دوراں ترے قرباں ❊ تُو پیکرِ احسان و وفا صدق و یقیں ہے
ہر قوم کا، ہر مُلک کا، ہر شاہ و گدا کا ❊ تُو ہمدم و ہمدرد و مددگار و مُعیں ہے
مِل جائے مجھے خاص دعا، آپؑ کی! آقا ❊ عرصہ سے تباہ حال مری جانِ حزیں ہے

سچ کہتا ہُوں اِسلام کی خدمت کے سوا اور
دِل میں کوئی حسرت کوئی ارمان نہیں ہے

محمد صدّیق امرتسری ایم۔اے

نعتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمدؐ کی توصیف کیسے بیاں ہو کہ جس کی ثناء خود خدا کر رہا ہے
نہیں نعت خواں صرف جنّ و بشر ہی فرشتوں کے لب پر بھی صلِّ علیٰ ہے
نہیں مقدرت یہ کسی بھی بشر کی کہ وہ معرفت پائے اس کی حقیقی
محمدؐ کو جس نے بنایا محمدؐ۔ مقامِ محمدؐ وہی جانتا ہے
کہا حق تعالیٰ نے لولاک جس کو۔ بنے جس کی خاطر ہیں افلاک سارے
وہ خیر البشر رحمت العالمیں ہے وہ فخرِ رسل خاتم الانبیاء ہے
خدا تو نہیں کہتا اس کو میں لیکن، خدا سے جُدا بھی نہیں اک ذرہ وہ
کہ ہے قاب قوسین سے بھی وہ بڑھ کر۔ خدا سے قریب اِس قدر وہ ہوا ہے
مزمّل۔ مدثّر وہ یٰس طٰہٰ رؤف و رحیم و سراجاً منیرا
وہ مخلوقِ عالم میں سب سے ہے بہتر۔ ہے مظہر خدا کا شہِ دوسرا ہے
ہے معراج ایسی کہ جبریل ششدر۔ عجب شانِ احمدؐ ہے اللہ اکبر
سرِ عرشِ اعلیٰ کچھ اس طرح پہنچے کہ زیرِ قدم سدرۃ المنتہیٰ ہے
وہ مقصودِ عالم ہے شاہِ اُمم ہے وہ محبوب و اور ہے والا حشم ہے
وہ شمس الضحیٰ بھی ہے بدر الدجیٰ بھی۔ وہی وجہِ تخلیق ارض و سما ہے
وہ عابد کہ معبود جس پر ہے نازاں وہ عاشق کہ معشوق جس کا ہے شیدا
کہیں فاتحِ رزم بدر و اُحد وہ۔ کہیں رونقِ کنجِ ثور و حرا ہے
غرض مختصر بات اتنی ہے لیکن مکمل کہ بعد از خدا سب سے افضل وہی ہے
وہی نورِ اوّل وہی نورِ آخر۔ وہی ابتدا اور وہی انتہا ہے

(رفیق احمد ثاقب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احساسِ بیداری

غمِ ماضی کے مارے خستہ و واماندہ انساں سے
لکھائی جا رہی ہے داستاں پھر تازہ عنواں سے

یہ ذرّے پھر چمک اُٹھے ہیں کس کے نورِ تاباں سے
نظر آتے ہیں مہر و ماہ و انجم آج غلطاں سے

عجب سرگوشیاں سی محفلوں میں ہو رہی ہیں کہ
سفینے کا لیا ہے کام کس نے آج طوفاں سے

پھر احساس اپنا جاگ اُٹھا دلِ خفتہ نے کروٹ لی
سُرودِ زندگی کے گیت سُنتے ہیں گلستاں سے

اُٹھو جاگو! پکار آئی بہار آئی بہار آئی
یہ کوئل نے کہا گلشن میں سب اہلِ گلستاں سے

مُبارک ہو اَسیرانِ معاصی وقت آ پہنچا
شعاعِ نور ٹکرائی ہے تاریکیٔ زنداں سے

قرائن سے پتہ چلتا ہے پھر اے فیضؔ دُنیا کی
لکھی جائے گی اِک تاریخ بیداری کے عُنواں سے

فیضؔ جنگوی

تجدیدِ وفا کرنے کے دِن آئے

مُبارک ہو کہ تجدیدِ وفا کرنے کے دن آئے
اطاعت سے دِلوں کو آشنا کرنے کے دن آئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ دیکھو قُربِ منزل کی نوید آئی ہے لینے کو
بڑھو ایمان والو! پھر دعا کرنے کے دِن آئے

بہ فیضِ ابرِ رحمت پھر بہارِ جانفزا آئی
خزاں کے کرب کو پھر زیرِ پا کرنے کے دن آئے

چلو بتلائیں تو اس کو ترے بندوں پہ کیا گذری
حکایاتِ الم پیشِ خدا کرنے کے دِن آئے

یہ زعمِ قوّتِ باطل تو مہماں ہے کوئی دن کا
فغانِ دل کو پھر بانگِ درا کرنے کے دن آئے

مزے سے ہوں گی اب پھر عبد اور معبود کی باتیں
زبانِ دل سے شکوے برملا کرنے کے دِن آئے

طلوعِ آفتابِ عافیت کا وقت آ پہنچا
دلوں کو درد سے عہدہ برآ کرنے کے دن آئے

وہ جس کا رُوئے انور سر بسر تسکین ہے قدسی
اسی چہرے سے پھر کسبِ ضیاء کرنے کے دِن آئے

عبدالکریم قدسی لاہور

پہاڑوں پر بھی طوفانوں کا دیکھا ہے اثر ہم نے

مرتّب کر لیا جب اپنا دستور نظر میں نے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
کیا انجام کے سائے میں آغازِ سفر میں نے

زمیں کی گود میں دیکھے ہیں خورشید و قمر میں نے
فلک کے چاند تاروں پر نہیں ڈالی نظر میں نے

اُسی حُسنِ جہاں آرا کو دل میں جلوہ گر پایا
وہی صُورت نظر آئی ہے دیکھا ہے جدھر میں نے

مبادا وقت سے پہلے ہی نبضِ شام رُک جائے
سبُو میں ڈال لی ہے لے کے ساقی سے سحر میں نے

مری شُعلہ نوائی فیض ہے ساقی کی آنکھوں کا
کہ پی کر آتشِ سیال اُگلے ہیں شرر میں نے

مرے اشعار سے لب سِل گئے ہیں حلقہ سازوں کے
یہاں کے کم سوادوں سے نہ لی دادِ ہُنر میں نے

صنم گاہوں میں میرے احمدی اشکوں کے چرچے ہیں
نہیں بیچے کسی قیمت پہ یہ لعل و گہر میں نے

مرے دامن میں کلیاں ہیں تو کانٹے معترض کیوں ہوں
پلایا ہے اِنہیں کلیوں کو جب خُونِ جگر میں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملی ہیں چوٹیوں پر بھی ہزاروں سیپیاں مجھ کو
پہاڑوں پر بھی طوفانوں کا دیکھا ہے اثر میں نے

ترا بارِ امانت جب اُٹھانے کا سوال آیا!
ازل میں کی نہ یہ جُرأت کسی نے بھی، مگر میں نے

گواہی جس کی دِل نے دی جنوں کو جو پسند آیا
فقط اُس رُخ پہ ڈالی ہے محبّت کی نظر میں نے

مَیں تیرے شہر آ پہنچا مگر حیران و ششدر ہوں
کیا اِتنا سفر طے کیسے بے رختِ سفر میں نے!

نگاہیں اتفاقاً پڑ گئی تھیں اُن کے چہرے پر
کِسی جانب نہ دیکھا بھول کر بارِ دگر میں نے

کچھ اُبھری لو ستاروں سے کچھ اشکوں سے ضیا پھوٹی
بڑی مشکل سے کھولی آج زنجیرِ سحر میں نے

خُدا جانے کہاں گُم کر دیا تھا مُجھ کو دُنیا نے
نکالا ہے بڑی مشکل سے خود کو ڈھونڈ کر میں نے

شفق کے سُرخ عارض سے نہیں لی مَیں نے تابانی
اندھیروں کی چٹانیں چیر کر کی ہے سحر مَیں نے

اِرمؔ اِس دَور میں ایسے بھی ہنگامے نظر آئے
بشر کے ہاتھ سے دیکھی ہے تحقیرِ بشر میں نے

(مشتاق احمد اِرمؔ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں گھٹنوں کے بل برف پہ چلتا ہوا انجن

پابندیٔ اظہار پہ ملتی ہے زباں اور
"رکتی ہے مری طبع تو ہوتی ہے رواں اور"

غالبؔ بڑا استاد ہے پر اس کی زمیں میں
کہتے ہیں کہ راجہؔ کا ہے اندازِ بیاں اور

ہر نالۂ شبگیر نویدِ سحرِ عید
ہاں اپنا جہاں بھر میں ہے اندازِ فغاں اور

یخ بستہ فضا گرمیٔ احساس سے پگھلے
محفل کو جو گرمائے مرا قلبِ تپاں اور

رہ تنگ ہو، جاں تنگ ہو، دل تنگ نہیں ہیں
پیدا ہے ہمارے لئے رہ اور مکاں اور

منزل جو ہوئی اور کٹھن اور بڑھا شوق
ہے قافلۂ عشق بہر گام رواں اور

پھر کیا ہے اگر ہم پہ زمیں تنگ ہوئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن تو بنا لیتے ہیں جگ اور جہاں اور

تجدید سے ہے دینِ نبیؐ تازہ بتازہ

ہوتا ہے جو یہ پیر تو ہوتا ہے جواں اور

ہر دن ہے مرے ربّ کی نئی شان کا مظہر

امسال ہیں جلسہ کے بھی دن اور زماں اور

بدلے ہیں جو اس جلسۂ سالانہ کے ایّام

شاید کہ ہو ظاہر مرے مولا کا نشاں اور

بٹتی ہے یہاں ساقیٔ کوثر کی مئے ناب

ہر دم ہے فزوں تشنگیٔ بادہ کشاں اور

ہاں محتسب و شیخ کی مرضی کے علی الرّغم

میخاروں کو کھینچے ہے مرا پیرِ مغاں اور

میں گھٹنوں کے بل برف پہ چلتا ہوا پہنچوں

ڈالو مرے رستے میں کوئی کوہِ گراں اور

(ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ ربوہ)

لہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور پر اگر برف پہ گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے جانا پڑے تو بھی آپؑ کا سلام اس امام ہمامؑ کو پہنچایا جائے۔

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فجی

مکرم عبدالرشید صاحب رازی مبلغ انچارج فجی اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ :-

ریڈیو فجی پر صبح کے پروگرام میں "عبادت اور اس کی حقیقت"۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہؓ کا بے مثل صبر"۔ "شعبِ ابی طالب میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پناہ لینا" پر تقاریر کی گئیں۔ اسی طرح یومِ خلافت اور ماہِ رمضان میں شام کی خبروں کے بعد "خلافتِ احمدیہ اور اس کے ذریعہ تبلیغِ اسلام کا وسیع نظام" "رمضان المبارک کی برکات"۔ "عیدالفطر کے مسائل اور اہمیت" پر تقاریر کرنے کا موقع ملا۔

بعض دیگر تقریبات میں بھی پیغامِ حق پہنچانے کا موقع میسّر آیا۔ چنانچہ لمباسا کے قریب ماسوٹی کے مقام پر غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب کو خدا تعالیٰ کی ہستی پر خطاب کیا۔ "نامنوری" شہر میں ایک دعوت کے موقع پر جماعتِ احمدیہ کی خدماتِ اسلام پر لیکچر دیا۔ "صوا" شہر میں یونیورسٹی کے مسلم طلباء کے سامنے ماہِ رمضان کی برکات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدماتِ قرآنیہ بیان کیں۔ "موٹوکا" میں ایک احمدی پولیس انسپکٹر نے غیر از جماعت احباب کو دعوت پر بلایا۔ اس موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر لیکچر دیا۔ بعض احباب کو اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ "ناندی" ٹاؤن میں ایک تقریب کے موقع پر غیر مسلم گجراتی احباب کے سامنے "اسلام انسانی فطرت کے مطابق ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ ایک دوسری تقریب میں غیر مبائع اور اہلِ حدیث احباب کے سامنے "حضرت مسیح موعودؑ کی الہامی اور مبشر اولاد" کے متعلق تقریر کی۔ جزیرہ یاساوا کے یوتھ کلب کے ممبران کے سامنے رسولِ پاکؐ کے متعلق بائیبل سے پیشگوئیاں بیان کیں۔ "نارو" اور "والوا" میں دو معمر احمدی خواتین کی وفات پر رسم و رواج کو ختم کر کے سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ کرنے اور اسلام کی سادہ تعلیم پر تقریر کی۔ اس موقع پر غیر از جماعت احباب کثرت سے شامل تھے۔

مختلف جماعتوں میں جلسے منعقد کئے اور ریڈیو فجی سے بھی ان جلسوں کا اعلان ہوتا رہا۔

چنانچہ ویسٹرن ریجن کی ہر سہ جماعتوں میں یوم مصلح موعودؓ کا جلسہ منعقد کیا اور پیشگوئی مصلح موعودؓ پر روشنی ڈالی۔ ماروہ میں یوم سیرۃ النبیؐ منایا گیا جس میں غیر از جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ ناندی میں یوم مسیح موعودؑ کی تقریب منعقد کی گئی۔ نمنوا میں یوم خلافت کی تقریب منعقد کی۔ ان تقریبوں میں خاکسار کے علاوہ دوسرے احباب نے بھی تقاریر کیں۔

موسمی تعطیلات کے دوران موٹو اور ناندی میں بچوں اور بڑوں کے لئے تعلیم القرآن کلاس جاری کی گئی جن میں غیر از جماعت احباب کے بچے بھی شریک ہوئے۔ قرآن پاک اور احادیث کے متعلق جنرل معلومات، نماز کے اسباق، آنحضرتؐ کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات یاد کرائے گئے۔ یہ کلاسیں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہیں۔

اِس کے علاوہ ملک کے مختلف علاقوں پیدل، بس اور ہوائی جہاز کے ذریعہ دو ہزار میل کا سفر کیا۔ دَورہ کے دوران احمدی احباب سے فرداً فرداً ملاقاتیں کیں اور غیر از جماعت احباب کو احمدیت سے روشناس کرایا۔

سرینام

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سرینام لکھتے ہیں کہ:-

ریڈیو پر ہماری تقاریر:- یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ سرینام میں تبلیغ کے لئے ہمیں ریڈیو پروگرام میں تقاریر کرنے کا موقع ملا ہوا ہے۔ اس کے ذریعہ ہمیں کھل کر اپنی بات کہنے کا موقع مل رہا ہے۔ لوگ بڑے شوق سے سنتے ہیں اور خیالات میں یقیناً ایک تبدیلی ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ ستمبر ۱۹۷۶ء میں "رمضان کی برکات کیا ہیں؟" کے موضوع پر تفصیل ذیل تقاریر کیں:-

۴ ستمبر کو رمضان کی دس باتیں، طبّی لحاظ سے روزہ کا فائدہ، نماز روزہ کا مغز دعا وغیرہ۔

۱۱ ستمبر کو نبیوں کا حربہ دعا، مسیح ابن مریم کی دعا، ملعون موت سے بچ کر کشمیر جانا، دوسرے انبیاء، رویت ہلال۔

۱۸ ستمبر کو، آخری عشرۂ رمضان کی برکات، شبِ قدر کے متعلق غلط فہمی کا ازالہ۔

۲۴ ستمبر کو، عید کا پیغام اور مختصر مسائلِ عید، رمضان کی ٹریننگ کے بعد جہاد بالنفس وغیرہ۔

۲۵ ستمبر کی آخری تقریر۔ عید کا دن تھا اسلئے عید کا مقصد، حلال و حرام، شراب کی حرمت اسکے نقصانات قرآن و حدیث سے اور تاریخِ صحابہؓ وغیرہ۔

ہر تقریر کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اشعار و اقتباسات پڑھے گئے۔

ملاقات:- دَورہ کرتے ہوئے بعض حضرات سے تبادلہ خیالات کیا۔ کئی دوست نشن ہاؤس میں

آتے رہے۔ گلزار بخش، رسول بخش، مولوی یوسف، اکبر علی، سبحان، خلیل وغیرہ سے تبادلہ خیالات مفید رہا۔

لٹریچر:۔ خصوصاً رسالہ تحریکِ جدید لوگوں کو دیا گیا۔ بعض کو بذریعہ ڈاک بھجوایا۔

تربیتی میٹنگز:۔ گاہے گاہے احمدی دوستوں کو بلا کر ان سے باتیں کی گئیں۔ بعض نوجوانوں کو قرآن مجید پڑھایا گیا۔ مسائل سے آگاہ کیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

انڈونیشیا

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف لکھتے ہیں کہ:۔

میلاد النبیؐ، نزول القرآن اور اسراء و معراج کے متعدد جلسے کروائے جن میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوتے رہے۔ بانڈونگ شہر کے مختلف حلقوں میں ہفتہ میں دو بار اجلاس ہوتے ہیں ان میں تقاریر کرنے کا موقع ملا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے انتخابات کروائے۔ اور وقتاً فوقتاً ان کی مناسب رہنمائی کی جاتی رہی۔ شعبہ مالیات اور اطفال بہت کمزور تھے مرکزی لائحہ عمل کی روشنی میں ان کی پوری پوری نگرانی کی گئی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دونوں شعبوں میں کام چل نکلا ہے۔

بانڈونگ میں ایک قصبہ SUBANG ہے جو ضلعی صدر مقام ہے۔ یہاں ۱۹ بیعتیں ہوئیں۔ اس کے نتیجہ میں مخالفت کا ہونا بھی ضروری تھا۔ بعض علماء کے اُکسانے پر وہاں کے ضلعی حکام نے جماعت کی تبلیغ پر پابندی کے احکام جاری کر دئے۔ اِس سلسلہ میں جو اعتراضات جماعت پر کئے گئے تھے اور جن کی بناء پر تبلیغ کی مخالفت کی گئی تھی ان کی تردید میں تقریباً دو صد حوالہ جات پر مشتمل جواب مرتب کر کے دو سو کی تعداد میں تمام بڑے بڑے متعلقہ حکام تک پہنچایا گیا اور خود جماعت کے دوستوں کو بھی خطبات اور تقاریر میں ان اعتراضات کے جوابات سے آگاہ کیا گیا۔ اِس مہم کے نتیجہ میں بہت سے غیر از جماعت احباب نے بھی سلسلہ کا لٹریچر طلب کیا اور معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض ہنگامی مواقع پر جماعت میں خدمتِ خلق کے نقطہ نظر سے احباب کو چندہ جات کی اپیل کی جاتی رہی۔ چنانچہ بانڈونگ کے نواح میں ایک زلزلہ آنے پر وہاں کے متاثرین کے لئے علاوہ کپڑوں اور دوسری اشیاء کے ایک لاکھ انڈونیشین روپیہ بھی چندہ میں دیا۔ جس کا ذکر وہاں کے اخبارات نے کیا۔

نائیجیریا

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد اپنی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ:۔

اشاعتِ قرآنِ عظیم کی جو مہم اِسلام کی

نشأۃِ ثانیہ کے دَور میں شروع ہوئی وہ بفضلہٖ تعالیٰ روز افزوں ترقی پر ہے۔ چنانچہ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کی طرف سے یہاں کی ایک اہم زبان "یوروبا" میں قرآن مجید کے ترجمہ کی اشاعت کی گئی ہے۔ یہ ترجمہ جماعت کی متواتر بیس سالہ مساعی کا نتیجہ ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اِس امر سے ہوسکتا ہے کہ پہلے روز ایک تقریب میں جب باقاعدہ اشاعت کا اعلان کیا گیا تو اس کی پانچ صد کاپیاں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں۔ چنانچہ نائیجیریا کے ایک کثیر الاشاعت اخبار ڈیلی ٹائمز نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ:۔

"قرآن کریم کا یوروبا ترجمہ شائع کر
کے احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا نے اپنے
شاندار کارناموں میں ایک اور اہم
کارنامے کا اضافہ کیا ہے۔ اب یوروبا
بولنے والے مسلمانوں کی ایک بہت
بڑی تعداد اس کو آسانی سے سمجھ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
سکے گی۔"

یہ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا ہی تھا
جس نے آج سے نصف صدی سے
زائد عرصہ قبل ۴ ستمبر ۱۹۲۲ء کو پہلا
مسلم پرائمری سکول تعلیم الاسلام
احمدیہ سکول کے نام سے جاری کیا تھا۔
اِس مشن نے خطبہ جمعہ کو یہاں کی
لوکل زبان میں نشر کرنے کا طریق رائج
کیا تھا اور مسلمانوں کو ان کے مذہبی
تہواروں پر تعطیلات کے حصول کے
لئے ۱۹۴۰ء کے اوائل میں یہاں کی
قانون ساز اسمبلی سے اسکی قرارداد
منظور کروائی تھی۔ پھر اِس مشن نے
عورتوں کو مسجد میں عبادت کا طریق
بتایا کہ پردہ ڈال کر مسجد میں باجماعت
نماز ادا کریں"۔

تبصرہ جاری رکھتے ہوئے ڈیلی ٹائمز نے مزید لکھا:۔

"موجودہ ترجمہ خاص طور پر اِس
لحاظ سے بہت اہم ہے کیونکہ موجودہ
انگریزی اور دوسری زبانوں کے
تراجم غیر مسلم مترجمین نے کئے جو اسلامی
قوانین، تاریخ، فقہ اور معلومات
کے اصل سرچشمہ تک صحیح پہنچ نہ
ہونے کی وجہ سے اس کام کو صحیح طور
پر نہ کر سکے لیکن احمدیہ جماعت نے
اپنے کام کی بنیاد اصلی عربی متن اور
قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے متعلقہ
ضروری مواد پر رکھی ہے۔ اِس
طرح وہ پہلے تراجم کی غلطیوں سے
بچنے میں کامیاب ہوئے ہیں"۔

"اِس نئے ترجمہ نے فرسودہ خیال
کے ان مسلمانوں کی بھی تغلیط کی ہے جو
یہ خیال رکھتے ہیں کہ قرآن کریم کا کسی
دوسری زبان میں ترجمہ نہیں کیا جا سکتا۔

ایک دوسری خوبی اس ترجمہ میں
یہ ہے کہ اس میں پڑھنے والے کے
لئے ایک انڈیکس بھی دیا گیا ہے۔
میری رائے میں یہ بہت ہی قابلِ
تعریف ترجمہ ہے۔ گو اس میں مزید
ترقی کی گنجائش موجود ہے۔"

غانا

مکرم مولوی عبدالوہاب آدم صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ جماعتوں، ہسپتالوں اور سیکنڈری سکولوں کا دورہ کیا۔ بعض اہم مسلم افراد کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔

ٹاکوراڈی (TAKORADI) میں سب سے پہلا ریجنل سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ یہ مشن پچھلے سال کے وسط میں کھولا گیا تھا۔ اس مشن کے انچارج مکرم مولوی علی حیدر اوپل صاحب ہیں جو بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔

ٹاکوراڈی ویسٹرن ریجن کا ہیڈ کوارٹر ہے اور ملک کے اہم شہروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ریجنل جلسہ سالانہ کے موقع پر ریجن کے گردونواح سے احبابِ جماعت تشریف لائے۔ جلسہ ایک وسیع ہال میں منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں جماعت کے قیام کی غرض و غایت بتا کر جماعت کی مختلف خدمات کا ذکر کیا اور بعض آسمانی نشانات کا بھی تذکرہ کیا جو اسلام کی حفاظت میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی تائید میں ظہور میں آئے۔ اس کے بعد بدرسوم اور غیر اسلامی عادات سے پرہیز کی تلقین کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی علی حیدر اوپل صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ سیکنڈی (SEKONDI) نے تعمیرِ مشن ہاؤس و مسجد کے لئے نہایت موزوں جگہ پر بریب سڑک دو پلاٹ حاصل کر لئے ہیں۔ ٹاؤن کونسل سے نقشہ کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے۔ سنگِ بنیاد پر اخراجات کے لئے رقم فراہم کر لی گئی ہے۔

اسی طرح جماعتِ احمدیہ سیکنڈی نے احمدیہ پرائمری سکول کے قیام کے لئے کرایہ پر ایک عمارت حاصل کی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ یہ سکول جلد شروع کر دیا جائے گا اور اس قصبہ کے بچوں کے دلوں میں اسلام کی محبت کا بیج بونے نیز انکے ذہنوں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی سے منور کرنے کا موجب بنے گا۔

سیکنڈی میں فلانی (FULANI) قبیلہ کے چیف مکرم ابوبکر علی صاحب کی رہائش گاہ پر ان سے ملاقات کی۔ موصوف انگریزی و فرانسیسی میں مہارت رکھتے ہیں ان کو احمدیت سے متعارف کرایا اور لٹریچر پیش کیا جو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔

عید کی نماز خاکسار نے سیکنڈی ویسٹرن ریجن میں پڑھائی۔ نماز کے بعد دوستوں نے جماعت کی ترقی کے کاموں کے لئے مالی قربانی پیش کی۔ حاضرین کی تعداد ۶۰۰ سے زائد تھی۔

ٹبورا

مکرم مولوی عبدالوہاب احمد صاحب شاہد ٹبورا مشرقی افریقہ سے لکھتے ہیں:۔

تبلیغ اسلام:۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں مختلف احباب تک پیغامِ حق پہنچانے کی توفیق و سعادت پائی۔ مشن ہاؤس اور بیرونِ مشن ہاؤس مختلف رنگ میں احباب کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کا موقع ملا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے چیدہ چیدہ حالات اور آپ کی مصروفیات سے بھی کئی احباب کو آگاہ کیا جس سے وہ بہت متاثر ہوئے، اور جماعت کی دُنیا بھر میں خدمتِ اسلام کو سراہا اور تعریف کی۔

تربیت:۔ جماعت کے احباب کو عملی نمونہ پیش کر کے لوگوں کے دل اپنے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے موہ لینے کی بار بار تلقین کرتا رہا۔ اس غرض کے لئے عرصہ زیرِ رپورٹ میں مجلسِ عاملہ کا ایک اجلاس بھی منعقد کیا جس میں مختلف اصلاحی تجاویز تشکیل دی گئیں۔

خطباتِ جمعہ و عید:۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں دو خطبات جمعہ و عید دینے کا موقع ملا جن میں علی الترتیب فاستبقوا الخیرات اور "عید موجبِ خوشی و مسرت کیوں ہے؟" پر روشنی ڈالی نیز تلقین کی کہ اس بڑی عید کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے جو غلبۂ اسلام کی شکل میں ظاہر ہونے والی ہے اور وہی ہماری حقیقی عید ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) "بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبّر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دِل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ

(باقی صفحہ ۴۳ پر)

تبصرہ

غلبۂ اسلام اور سکھ مت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

- مصنّف :- محترم عباد اللہ صاحب گیانی
- ناشر :- گورو نانک اکیڈیمی۔ نوشہرہ روڈ۔ گوجرانوالہ
- سائز :- $\frac{۲۲×۱۸}{۸}$ - صفحات :- ۳۴۰
- طباعت :- آفسٹ - قیمت فی نسخہ مجلّد :- ۱۲ روپے

محترم عباد اللہ صاحب گیانی کے نام سے احباب جماعت اور ملک کے علمی حلقے بخوبی متعارف ہیں۔ سکھ مذہب کے لٹریچر پر آپ کا عبور اور تحقیق اور اِس موضوع پر آپ کی کتب و مضامین کی افادیت کو خود سکھ حلقے بھی تسلیم کرتے ہیں۔

حال ہی میں آپ کی ایک نئی تصنیف "غلبۂ اسلام اور سکھ مت" کے زیرِ عنوان شائع ہوئی ہے۔ دراصل یہ آپ کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جسے فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے انعام کا مستحق قرار دیا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھ مذہب کے متعلق جو عظیم نظریات پیش فرمائے اور جن کی رُو سے آپ نے یہ ثابت کیا کہ سکھ مذہب کے بانی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ ایک مسلمان بزرگ اور ولی اللہ تھے۔ یہ کتاب دراصل اِنہی نظریات کی تائید میں لکھی گئی ہے اور اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سکھوں کا اصل اور بنیادی لٹریچر تمام تر اسلامی عقائد و نظریات کی تصدیق پر مشتمل ہے اور جو امور ان کے لٹریچر میں خلافِ اسلام پائے جاتے ہیں وہ بعد میں عمداً سکھ مسلم تعلقات کو خراب کرنے کے لئے ترمیم و تحریف کے رنگ میں شامل کئے گئے ہیں چنانچہ اس کی تائید میں سکھوں کی ایک اہم کتاب جنم ساکھی ۱۸۷۱ء اور پھر ۱۸۸۱ء کے ایڈیشنوں کے دو صفحات کی تصاویر بھی اس میں شامل کر دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اِس کتاب کے صفحات ۲۲۸ تا ۲۴۱ میں پہلی بار گورو نانک جی کا عربی کلام بھی خود سکھ لٹریچر کے حوالوں سے درج کر دیا گیا ہے جو کہ انکے مسلمان ہونے کا ناقابلِ تردید ثبوت پیش کرتا ہے۔

کتاب کے آخری حصّے میں سکھ لٹریچر کے حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سکھ مذہب کے بانی اسلام کے تمام بنیادی ارکان پر ایمان رکھتے تھے۔

پوری کتاب بڑی محنت اور تحقیق و جستجو

کے بعد لکھی گئی ہے۔ کتاب میں کئی ایک اہم اور نادر تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ اور اس قابل ہے کہ نہ صرف احبابِ جماعت بلکہ ملک کے تمام علمی حلقے اسے بکثرت خریدیں، اس کا مطالعہ کریں اور اسے لائبریریوں میں رکھیں۔ یہ کتاب یقیناً ملک کے علمی لٹریچر میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ قیمت فی نسخہ مجلد ۱۲ روپے۔ ملنے کا پتہ۔ گورونانک اکیڈیمی، نوشہرہ روڈ، گوجرانوالہ۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ کے کتب فروشوں سے یہ کتاب مل سکے گی۔

ماہنامہ
الفرقان
ربوہ

ضرورِ خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ پندرہ روپے (مینیجر الفرقان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۲ (بقیہ)

اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ۔ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرّہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دُور کر دے گی۔"

(۲) "نوعِ انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دُنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(از کشتی نوح)

الفضل ربوہ

روزنامہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اِس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

ربوہ کا مشہور عالم دواخانہ

رجسٹرڈ

ناصر دواخانہ

معدہ پیٹ کی ہر بیماری والوں کیلئے خوشخبری

تشریف لاکر مشورہ مفت حاصل کریں

مینجر نصرت دواخانہ ہائے ضمون

بالمقابل ایوانِ محمود۔ ربوہ

ربوہ میں

جائیداد کی خرید و فروخت

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ربوہ میں پہلی دفعہ ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ قائم کیا گیا ہے جس واحد ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل بالمقابل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ واقع ہے خواہشمند احباب خود تشریف لاکر بالمشافہ اور خط و کتابت کے ذریعہ بھی ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹ برائے فروخت موجود ہیں

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے

احمد اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز

رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

مطب

اپنی جملہ طبّی ضروریات اور طبّی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصّل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۴۸۴۴

آپ کی خدمت میں پیش پیش

انڈس ٹریول سروس لاہور

امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی۔ لندن۔ ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ اور مڈل ایسٹ کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں۔

انڈس ٹریول سروس

ٹرانسپورٹ ہاؤس۔ بالمقابل فلیٹی ہوٹل

ایجرٹن روڈ۔ لاہور

قاضی اینڈ کمپنی

ربوہ دارالہجرت میں واحد پٹرول پمپ جہاں ڈیزل آئل اور ہر قسم کا موبل آئل ہر وقت دستیاب ہے

اسی طرح

SERVICE SYNDICATE سروس سنڈیکیٹ کی جملہ زرعی ادویات

بآسانی میسّر آ سکتی ہیں

پروپرائٹر:۔ سیّد محمد حنیف۔ سیّد محمد اشرف

کال ٹیکس (CALTAX) پٹرول پمپ۔ ربوہ

ربوہ میں

لوہے کا عمارتی سامان۔ کیل قبضہ سریا
تالے وغیرہ اور سٹیل کے ہر قسم کے برتن
واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

مجید آئرن سٹور

گول بازار۔ ربوہ

فون نمبر ۴۳۵ ملک عبدالمجید

ربوہ میں

بہترین ملبوسات

خریدنے کے لئے

مومن کلاتھ ہاؤس

میں

تشریف لائیں

فون نمبر ۵۱۲

پبلک ٹمبر مرچنٹس

ہر قسم کی پائدار۔ عمدہ عمارتی لکڑی اور اعلیٰ قسم کا فرنیچر مناسب
نرخوں پر دستیاب ہے۔ خواہش مند احباب ہماری خدمات
حاصل کریں

پروپرائٹر:۔ بشارت احمد رحمت بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں جائیداد

خریدنے کے لئے

سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر

پراپرٹی لنکرز سے البطہ پیدا کیجئے

C - 56 کمرشل ایریا

ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۶

ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲

۴۳۴۸۳۶

ہر قسم کا سامانِ سائنس و حیاتی نرخوں پر

خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۶۴۵۰۰

کو یاد رکھیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳